عَذابُ القبرِ حقٌّ (الحدیث)

القضاء والجزاء بامرِ اللہ متیٰ یشاء

عذابِ قبر کی حقیقت

تصنیف

شیخ العرب والعجم علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

4908

عذاب قبر کی حقیقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب القبر حق (الحدیث)

القضاء والجزاء بامر اللہ متی یشاء

عذاب قبر کی حقیقت

تصنیف

شیخ العرب والعجم علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ

ناشر:

مکتبۃ الدعوۃ السلفیۃ

میمن کالونی، مٹیاری۔ ضلع حیدرآباد۔ سندھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلۂ مطبوعات الدّعوۃ السّلفیّۃ - 16

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : عذاب قبر کی حقیقت

نام مصنف : شیخ العرب والعجم علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ

تعداد گیارہ سو (1100)

کمپوزنگ : عبدالجبار غازی

طبع اوّل : جولائی 1999ء

طبع دوم : نومبر 2003ء

مطبع : اُحد پرنٹنگ پریس، 36 لوئر مال سیکریٹریٹ شاپ لاہور۔

فون : 7240024

ناشر : مکتبہ الدعوۃ السلفیہ، میمن کالونی، ٹیاری، ضلع حیدرآباد سندھ۔

فون: 0333-2607264 - 0221-621612

ملنے کا پتہ

دارالسلام 36-لوئر مال، سیکریٹریٹ، شاپ لاہور۔ فون: 7240024-7232400

دارالسلام اقراء سنٹر اردو بازار لاہور۔ فون: 7120054 فیکس: 7320703

دارالسلام اردو بازار، گوجرانوالہ۔ فون: 14-741613-0431

المسعود پبلی کیشنز، کرن پلازہ F-8، مرکز اسلام آباد۔ فون: 051-2261356

مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار، فیصل آباد۔ فون: 041-631204

مکتبہ نور حرم 60 نعمان سنٹر گلشن اقبال، کراچی۔ فون: 021-4965124

مکتبہ باب الاسلام، غالب نگر لاڑکانہ ۔فون: 041-442083

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

عرض ناشر	7
تقریظ	10
تقدیم	13
وجہ تالیف	19
پہلا اعتراض	21
دوسرا اعتراض	25
تیسرا اعتراض	29
چوتھا اعتراض	32
پانچواں اعتراض	38
چھٹا اعتراض	39
ساتواں اعتراض	43
آٹھواں اعتراض	47
نواں اعتراض	51
دسواں اعتراض	52
گیارواں اعتراض	53
بارہواں اعتراض	57
تیرہواں اعتراض	59
چودھواں اعتراض	61
پندرھواں اعتراض	64
سولھواں اعتراض	65
سترہواں اعتراض	67
اٹھارواں اعتراض	69
انیسواں اعتراض	71
بیسواں اعتراض	75
اکیسواں اعتراض	77
بائیسواں اعتراض	79
تیئیسواں اعتراض	81
چوبیسواں اعتراض	82
پچیسواں اعتراض	84
چھبیسواں اعتراض	86
ستائیسواں اعتراض	87
اٹھائیسواں اعتراض	89
انتیسواں اعتراض	91

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہ تعالیٰ کا فرمان ھے

﴿وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلظَّـٰلِمُونَ فِى غَمَرَٰتِ ٱلْمَوْتِ وَٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓا۟ أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوٓا۟ أَنفُسَكُمُ ۖ ٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ٱلْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ غَيْرَ ٱلْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ ءَايَـٰتِهِۦ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿٩٣﴾﴾ (الأنعام ٦/ ٩٣)

''کاش! تم ظالموں کو اس حالت میں دیکھو جب وہ جان کنی کی تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں فرشتے ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں' لاؤ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں ان باتوں کی پاداش میں رسوا کن عذاب دیا جائے گا جو تم ناحق اللہ تعالیٰ کے بارے میں کہا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے مقابلے میں تکبر کیا کرتے تھے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

آفتابِ اسلام کے طلوع ہوتے ہی حق و باطل کا معرکہ شروع ہو گیا اور مختلف فتنوں نے سر اٹھانے شروع کر دیئے جن کی بیخ کنی کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے مرسلین و مصلحین مبعوث فرمائے۔

خاتم النبیین کی وفات کے بعد فتنہ ارتداد' فتنہ مانعین زکوٰۃ اور فتنہ انکار ختم نبوت اٹھا' جس کے باعث نبوت کے جھوٹے دعویدار نمودار ہوئے' لیکن امت مسلمہ کے ان غیور خلفاء خصوصاً ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جوانمردی سے ان کا مقابلہ کرتے ہوئے ان کو کچل دیا۔

خیرالقرون کے خاتمہ کے ساتھ ہی شیعت' رافضیت' جہمیت' قدریت' سبائیت' اہل الرائے' دین میں قیاس و شخصی آرائے اور تقلید شخصی جیسے فتنے نمودار ہوئے' جنہوں نے قرآن و سُنّت کی خالص تعلیمات میں شکوک و شبہات پیدا کر کے سادہ لوح عوام کو اسلام سے متنفر کر دیا۔

لیکن علماء حق اپنا فرض منصبی نبھاتے ہوئے ان کے سامنے سینہ سپر ہوئے اور زبان و قلم کے ذریعے ان باطل نظریات و عقائد کے خلاف جہاد میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصروف ہو گئے۔

رواں صدی کے وسط میں ایسا ہی ایک فتنہ "انکار عذابِ قبر" نمودار ہوا۔ ہندوستان کے شہر جودھپور کے ایک مولوی صاحب نے اسے خوب ہوا دی اور اس کے حق میں ایک رسالہ بنام "الجزاء بعد القضاء" لکھ کر اس مسلک کی پرچار کی اور قرآن سنت کے صریح نصوص کا انکار کیا۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے شیخ العرب والعجم علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ کو جنہوں نے قرآن و سنت کے ٹھوس دلائل پر مبنی یہ رسالہ بنام " القضاء والجزاء بامر اللہ متی یشآء " لکھ کر جودھپوری صاحب کے تمام باطل نظریات و اعتراضات کو ھباءً منثوراً کر کے ان کا علمی پوسٹ مارٹم کیا۔

میں محترم پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کا انتہائی شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود مختصر لیکن انتہائی جامع مقدمہ لکھ کر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

محترم پروفیسر عبدالجبار شاکر حفظہ اللہ کا انتہائی ممنون ہوں جنہوں نے راقم کی استدعا پر اپنی شفقت کا اظہار کرتے ہوئے اس کتاب پر ایک علمی تقریظ تحریر فرمائی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

میں ان تمام مخلصین احباب کی سپاس گزاری کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کی طباعت کے سلسلے میں ادارہ کے ساتھ دامے' درمے اور سخنے معاونت فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصاً برادرم عبدالعزیز نھڑیو صاحب انچارج مکتبہ الراشدیہ آزاد پیر جھنڈو اور برادرم عبدالغفار جونیجو صاحب کا بھی ممنون ہوں' جن کے تعاون سے ادارہ کو اس کتاب کے طباعت کی سعادت نصیب ہوئی۔

آخر میں منعم حقیقی سے بدست دعا ہوں کہ ہمیں حق کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے' آمین۔

خادم العلم و العلماء

عبدالرحمٰن میمن

مدیر: مکتبہ الدعوۃ السلفیہ

میمن کالونی' ٹمیاری' ضلع حیدر آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

اسلام' دین فطرت ہے' اس کی جملہ تعلیمات کتاب و سنت میں واضح کی گئی ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں کہیں کوئی تعارض یا منافات نہیں ہے۔ یہ حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ قرآن مجید کے احکام کی صحیح تفسیر وہی ہے جو زبان رسالت مآب یا آپ ﷺ کے عمل سے واضح ہوتی ہے۔ یوں ہدایت کا سرچشمہ قرآن مجید کا وہ متن ہے جو وحی الٰہی پر مشتمل ہے اور اس کی وہ تشریح و توضیح جسے ذخیرۂ احادیث میں محدثین نے کمال محنت سے جمع کر دیا ہے' ان ہر دو پر مشتمل ہے۔

مسلمانوں کے ہاں جب تک ہدایت اور عمل کا معیار یہ دونوں سرچشمے رہے' ان میں فکر و عمل کی وحدت اور امت واحدہ کا تصور کارفرما رہا مگر جیسے جیسے یونانی تفلسف' عجمی افکار اور متصوفانہ عقائد ان کے ہاں راہ پاتے چلے گئے' اس سے ان میں گمراہیوں' بدعات اور اختراعات کی دنیا آباد ہوتی گئی۔ یہی باعث ہے کہ آج امت مسلمہ میں بہت سے گروہ ایسے ہیں' جن کے عقائد و اعمال میں ضعف اور اضمحلال پایا جاتا ہے۔ اس ضعف کی ایک بدترین شکل انکار سنت ہے۔

اس کائنات کا نظام اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمت پر قائم و دائم ہے۔ جو کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اصول رحمت سے انحراف کرتا ہے' اس کے لیے پرسش اور عذاب کی مختلف نوعیتیں ہیں۔ یہ عذاب کبھی اس دنیا کی حیات میں بھی وارد ہوتا ہے اور پھر اپنے مستقل ضابطے کے تحت حیات بعدالموت کے مختلف مراحل میں بھی وارد ہوتا ہے۔

بداعمالیوں اور مشرکانہ افعال پر اگر ندامت توبہ اور استغفار کے ساتھ خالص راہِ سنت کو اختیار نہ کیا جائے تو پھر عذاب اور آزمائش کی بہت سی گھاٹیاں اور مراحل ہیں' جن میں سے ایک عذاب قبر بھی ہے۔

بدقسمتی سے ایک بہت ہی قلیل طبقہ ایسا ہے' جسے کتاب و سنت میں مکمل ہم آہنگی دکھائی نہ دینے کے باعث' بعض اوقات عجیب و غریب قسم کے عقائد اور افکار کا اظہار کرتا ہے' ایسے ہی فاسد خیالات میں سے ایک عذاب قبر کا انکار بھی ہے۔ جسے جودھپور کے ایک کم علم اور کم سواد نے پیش کیا ہے۔

موصوف نے اس سلسلے میں اپنے انتیس اعتراضات کو پیش کیا ہے' جن کا کافی و شافی جواب شیخ العرب والعجم علامہ السید بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ نے دیا ہے۔ شاہ صاحب موصوف کو حق تعالیٰ نے جن اسلامی علوم اور فنون میں بہرۂ وافر عطا فرمایا' ان میں ایک وہ اصول تطبیق ہے جو قرآنی احکام اور فرامین سنت میں فطری طور پر موجود ہے۔

اس مختصر رسالے میں صرف اعتراضات کے جواب ہی فراہم نہیں کیے گئے اور صرف عذاب قبر پر صحیح استدلال ہی وضع نہیں کیا بلکہ اس ضمن میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیسیوں ایسے مسائل بھی پیش کیے ہیں' جن سے عقائد کی درستی اور اعمال کی صحت پیدا ہوتی ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے جہاں شاہ صاحب کی علمی وجاہت کا احساس ہوتا ہے وہاں ان کے طرز استدلال کی بھی داد دینا پڑتی ہے۔

مکتبہ الدعوۃ السلفیہ کے مدیر عبدالرحمٰن میمن حفظہ اللہ کی یہ کاوشیں لائق داد ہیں کہ وہ سلفی افکار کی پیش کش کا قابل رشک داعیہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے اور ان کی طرف سے شائع ہونے والے اس معیاری لٹریچر کو امت کے لیے نافع بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر

بیت الحکمت' لاہور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، وَبَعْدُ!

ہمارا دین' دین اتباع ہے دین ابتداع یا دین اختراع نہیں ہے' یعنی اللہ اور اس کے رسول نے جو کچھ فرما دیا اسے قبول کر لیا جائے' اس سے آگے نہ بڑھا جائے۔

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُقَدِّمُواْ بَيْنَ يَدَيِ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ﴾

(الحجرات۴۹/ ۱)

"اے ایمان والو آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اس کے رسول سے۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں سب سے بہتر و برتر اس شخص کو قرار دیا ہے جو اپنے آپ کو اس فرامین کے آگے جھکا دے۔

﴿ وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُۥ لِلَّهِ ﴾ (النساء٤/ ١٢٥)

"اس سے بہتر دین کس کا ہو سکتا ہے جو اپنا چہرہ اللہ کے سامنے جھکا دے۔"

اور اللہ تعالیٰ کے فرامین کو اپنا لے اور ذاتی فکر و عقل کے استعمال اور ابتداع و اختراع سے یکسر گریز کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب سید الاولین والآخرین جناب محمد رسول اللہ ﷺ اس دین میں کسی نئی فکر یا احداث کو پیدا کرنے کے مالک نہیں ہیں۔ تو پھر دوسرا کون ہے جسے یہ اختیار حاصل ہو گا۔

﴿ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴾ (النجم ۵۳/ ٤)

﴿ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ﴾ (الأنعام ٦/ ٥٠)

﴿ اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ﴾ (الأنعام ٦/ ١٠٦)

تاریخی حقائق و تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جن لوگوں نے اتباع کے پاکیزہ منہج کو چھوڑ کر ذاتی عقل و فکر کو شریعت میں داخل کیا وہ گمراہ ہو گئے اور نہ صرف یہ کہ خود گمراہ ہوئے بلکہ بہت سے لوگوں کی تضلیل کا سبب بن کر اپنے نامہ اعمال خوب سیاہ کر کے دنیا سے رخصت ہو گئے۔

یہ مختصر مقدمہ کسی تفصیلی بحث کا متحمل نہیں ہے ورنہ بہت سی مثالوں کے ذریعے اس موقف کو ثابت کیا جا سکتا تھا' البتہ ایک مثال پیش خدمت ہے:

"اس امت میں ذاتی عقل' رائے اور فکر کی بنیاد پر گمراہ ہونے والا پہلا طائفہ "قدریہ" کے نام سے معروف ہے' انہوں نے مسئلہ تقدیر پر شرعی نصوص کو من و عن تسلیم کرنے کے بجائے ذاتی عقل سے سوچنا شروع کیا' جس قدر سوچتے گئے اسی قدر گمراہی کے نقوش گہرے ہوتے گئے' حتیٰ کہ ان کے کچھ بے قرار عناصر نے تقدیر کا انکار ہی کر ڈالا' اس کے مقابلہ میں دوسرے اہل عقل و رائے نے تقدیر کے تعلق سے انسان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجبور محض قرار دیا' ان کے یہاں بندے کی عبادت اور معصیت برابر ہیں۔" والعیاذ باللّٰہ

رسول اللہ ﷺ نے اس طائفہ کے متعلق فرمایا:

«اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هٰذِهِ الأُمَّةِ»(سنن أبوداود، السنة، باب في القدر، ح: ٤٦٩١)

"یعنی یہ لوگ (قدریہ) اس امت کے مجوس ہیں۔"

آپ کے ایک صحابی اور شاگرد رشید عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے قدریہ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا:

"اگر مجھے یہ لوگ مل جائیں تو میں ان کی گردنیں توڑ دوں۔"

مزید فرمایا:

"انہیں جا کر بتا دو کہ میں ان کی اس روش باطل سے بری اور لاتعلق ہوں۔" (صحیح مسلم)

قارئین کرام! یہ انجامِ بد ان لوگوں کا ہے جو شرعی نصوص کے آگے جھکنے اور تسلیم کرنے کے بجائے اپنی عقل و دانش کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے منفی سوچ کے مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں' لمبی لمبی گفتگو کرتے ہیں' مباحثے اور مجادلے میں وقت ضائع کرتے رہتے ہیں' منطق' فلسفہ اور علم کے ذوق کی وجہ سے حلاوت و مٹھاس اور ایمان و اتباع کی لذت سے ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔

وہب بن منبہ نے کیا خوب فرمایا تھا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مسئلہ تقدیر کو سب سے بہتر وہ سمجھتا ہے جو اس سلسلے میں سب زیادہ خاموش رہے۔"

ہمارے اس پر فتن دور میں عقل و خرد اور رائے کے پجاری افراد کی کمی نہیں ہے بہت سے مسائل کو ذاتی عقل کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور نتیجہ گمراہی کے سوا کچھ نہیں' اس کی ایک مثال عذاب قبر ہے۔

یہ مسئلہ قرآن و حدیث کے صریح نصوص سے ثابت ہے' ایمان و ایقان اور قبول و اذعان میں ہماری بھلائی اور سعادت و عافیت ہے۔ لیکن بہت سے لوگ بوجوہ اپنی عقل سے غور و فکر کے عادی ہوتے ہیں' یہاں بھی اس روش بد میں گرفتار ہو گئے اور گمراہی بلکہ کفر کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں گر گئے۔

ان کی اس روش سے شرعی نصوص کا انکار تو لازم آتا ہی ہے' مگر بعض دفعہ قدرت الٰہیہ کے بھی فکر دکھائی دیتے ہیں' ایسے لوگوں کی نحوست اس امت کی اجتماعی حیات میں پریشانیوں کا باعث بنتی ہے۔

لوگو! اس سسکتی ہوئی بے قرار و پریشان حال قوم کا علاج صرف اتباع رسول ہی میں مضمر میں ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رائے فی الدین سے بہت اجتناب کیا کرتے تھے' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

"اگر میں نے اس دین میں کوئی بات اپنی رائے سے کہہ دی تو میرے لیے کوئی جائے پناہ نہیں۔"

جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول مشہور ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«اِتَّقُوا الرَّأْيِ فِي دِّينِكُمْ»(جامع بيان العلم وفضله ۲/ ۱۰٤۱، ح: ۲۰۲)

"دین میں رائے سے بچو۔"

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یمن سے آیا ہوا شخص کسی بات میں أرأیت ..... أرأیت کہہ کر رائے شامل کرنے کی کوشش کر رہا تھا' آپ نے فرمایا:

"آئندہ لفظ أرأیت کو یمن میں چھوڑ کر آنا۔"

عطا تابعی (دو سو صحابہ کے شاگرد) فرمایا کرتے تھے:

"کسی مسئلہ میں اس زمین پر میری رائے ذکر کی جائے اس سے مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے۔"

اگر عذابِ قبر کے برحق ہونے کو قبول کر لیا جائے' کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کے صریح فرامین سے ثابت ہے تو یہ عافیت کا راستہ ہے' لیکن بہت سے لوگوں نے اپنی رائے اور عقل کو استعمال کرنے کی ناکام کوشش اور سعی لاحاصل کی ثابت تو کچھ نہ کر سکے لیکن گمراہی کے عمیق گڑھے میں گر گئے۔

زیرِ نظر رسالہ اس کی عمدہ مثال ہے ہندوستان کے ایک جودھپوری مؤلف محمد اصغر صاحب نے اس مسئلہ کو عقل و خرد کی کچی بنیادوں پر اٹھایا اور مضحکہ خیز طریقے سے اپنا مؤقف ثابت کرنے کی کوشش کی۔

شیخ العرب و العجم علامہ سید بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ نے بعض دوستوں کے اصرار پر اس کا عالمانہ تعاقب کیا ہے اس علمی تعاقب سے جودھپوری کے رسالہ کا سارا مواد ھباءً منثوراً ہو گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنظر انصاف اس رسالہ کا مطالعہ کیا جائے اور جو لوگ عذابِ قبر کے انکار کے بھیانک جرم میں گرفتار ہو چکے ہیں ان کی جاہلانہ روش کے لیے اس رسالہ کو عام کیا جائے۔

﴿ وَٱللَّهُ يَهۡدِي مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٍ ﴿٢١٣﴾ ﴾ (البقرۃ۲/ ۲۱۳)

اللہ تعالیٰ شیخ العرب و العجم رحمہ اللہ کی اس کی علمی جہود کو قبول فرمائے' اس کا نفع عام کر دے اور گمراہی میں مبتلا انسانیت کو ہدایت عطا فرمائے' نیز ہمارے عزیز القدر بھائی عبدالرحمٰن میمن صاحب جن کی کاوشوں سے یہ رسالہ منظر عام پر آ رہا ہے انہیں اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔

واللہ الموفق لمرادہ وھو المجیب الدعوات واصلی واسلم علي نبیه محمد وعلي آله وصحبه وأهل طاعته أجمعین

کتبہ: عبداللہ ناصر رحمانی

۲۱ / ۲ / ۹۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ تالیف

اَلْحَمْدُ للهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللهِ، وَبَعْدُ!

جودھپور ہندوستان کے ایک مولوی اصغر صاحب کا ایک رسالہ بنام "الجزاء بعد القضاء" ہمیں ملا ہے۔ جس میں قبر کے عذاب کا صریحاً انکار کیا گیا ہے اور پورا زور لگایا گیا ہے کہ عذاب صرف آخرت میں ہو گا اور جو کچھ قبر کے عذاب کے بابت کہا جاتا ہے اس کا قرآن میں کوئی ثبوت نہیں اور جن حدیثوں میں عذابِ قبر کا ذکر ہے وہ قرآن کے خلاف ہیں' لہٰذا قابل قبول نہیں۔ بعض دوستوں کے اصرار پر اس کا جواب لکھا جاتا ہے' امید ہے منصف اور اہل حق لوگ اس سے استفادہ کریں گے۔

﴿ وَٱللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢١٣﴾ ﴾ (البقرۃ۲/ ۲۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ؟ فَقَالَ: "نَعَمْ، عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ" قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدُ صَلَّى صَلاَةً إِلاَّ تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ» (صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب ماجاء في عذاب القبر)

ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور عذاب قبر کا ذکر کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگی: ''اللہ تجھے عذاب قبر سے بچائے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ سے عذاب قبر کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں! عذاب قبر حق ہے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس کے بعد میں نے نبی اکرم ﷺ کو کوئی ایسی نماز پڑھتے نہیں دیکھا جس میں آپ ﷺ نے عذاب قبر سے پناہ نہ مانگی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکرینِ عذابِ قبر کے اعتراضات اور ان کے جوابات

www.KitaboSunnat.com

پہلا اعتراض

کہتے ہیں کہ: ”قرآن میں متعدد بار ذکر آیا ہے کہ صرف قیامت میں حساب کتاب ہو گا اور اس کے بعد عذاب ہو گا‘ اس سے قبل عذاب معقول نہیں۔“

الجواب

قرآن کریم نے دنیا میں بھی عذاب کا ذکر کیا ہے‘ مثلاً فرمایا:

﴿ظَهَرَ ٱلْفَسَادُ فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِى ٱلنَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ ٱلَّذِى عَمِلُوا۟ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤١﴾﴾ (الروم ۳۰/ ۴۱)

”خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا۔ اس لیے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھا دے۔ (بہت) ممکن ہے کہ وہ باز آ جائیں۔“

یہ عذاب آخرت سے پہلے ہے‘ نیز فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ ﴾

(الرعد۱۳/ ۳٤)

"ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی زیادہ سخت ہے۔"

اور فرمایا:

﴿ وَمَآ أَصَٰبَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ ﴾

(الشوری٤٢/ ٣٠)

"تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے۔"

اور فرمایا:

﴿ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ ﴾ (الأنعام٦/ ٦٥)

"آپ کہئے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھادے۔"

اب بتائیں! یہ عذاب کس حساب کے تحت ہے اور قیامت سے پہلے کیوں عذاب ہو گا؟ اگر یہی وجہ قبر کے عذاب کے منافی ہے تو وہی وجہ دنیا میں عذاب کے بھی منافی ہے۔ اگر کہو گے کہ یہ بھی قرآن میں ہے تو پھر قرآن میں اختلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و تعارض کیوں؟

﴿ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ ٱللَّهِ لَوَجَدُوا۟ فِيهِ ٱخْتِلَٰفًا كَثِيرًا ﴿٨٢﴾ ﴾
(النساء٤/ ٨٢)

"اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔"

اگر ان دونوں طرف کی آیات میں تطبیق ممکن ہے تو احادیث و آیات میں بھی ہو سکتی ہے۔ (ایضاً) پچھلی قوموں کے عذاب کا ذکر ہے مثلاً نوح' ہود' صالح اور شعیب علیہم السلام کی قوموں پر عذاب آیا اور ہلاک و برباد ہو گئیں' ان سے کون سا حساب ہوا تھا اور قیامت سے پہلے کیوں عذاب ہوا' اس سے صاحب رسالہ کا کلیہ ختم ہو گیا' نیز فرمایا:

﴿ فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنۢبِهِۦ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ ٱلصَّيْحَةُ وَمِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ ٱلْأَرْضَ وَمِنْهُم مَّنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٠﴾ ﴾ (العنكبوت٢٩/ ٤٠)

"پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا اور ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور ان میں سے بعض کو زوردار سخت آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں بعض کو ہم نے ڈبو دیا اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ یہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔"

کیا وہ بقول شما قیامت میں اللہ کے سامنے کہہ سکتے ہیں کہ جب آپ نے حساب کا دن رکھا تو پھر اس سے قبل ہم کو کیوں عذاب کیا' اسی طرح فرعونیوں کو غرق کیا' وہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ حساب سے قبل ہم کو کیوں ڈبو دیا۔ الغرض قیامت سے پہلے عذاب ہونا بھی اللہ کے قانون میں ہے اور اس کے خلاف نہیں' پس اس بنا پر یہ اعتراض کرنا اور عذاب قبر کا انکار کرنا' دیانت داری کے خلاف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا اعتراض

کہتے ہیں کہ "مردہ جسم بے حس ہوتا ہے' اس کو تکلیف کا کوئی احساس نہیں ہو سکتا' پس اس کو عذاب کرنے سے کیا فائدہ؟"

الجواب

یہ ان کا اللہ کی قدرت پر اعتراض ہے۔ دیکھو! زبان کو اللہ نے کلام کرنے کی طاقت دی ہے' مگر کسی اور عضو کا بولنا معقول نہیں' لیکن قیامت کے دن انسان کے دوسرے اعضاء بھی بولنے لگیں گے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿ ٱلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰٓ أَفْوَٰهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ ﴾ (یس ٣٦/ ٦٥)

"ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہریں لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں گے ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے۔"

نیز فرمایا:

﴿ حَتَّىٰٓ إِذَا مَا جَآءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَٰرُهُمْ وَجُلُودُهُم بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾ وَقَالُوا۟ لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوٓا۟ أَنطَقَنَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ (حم السجدة ٤١/ ٢٠-٢١)

"یہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آ جائیں گے ان پر ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے' یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی؟ وہ جواب دیں گے کہ ہمیں اس اللہ نے قوت گویائی عطا فرمائی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے' اسی نے تمہیں اوّل مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔"

اب غور کریں کہ ہاتھ پاؤں' کانوں' آنکھوں اور چمڑیوں میں بولنے کی طاقت نہیں جب زبان بند ہوتی ہے' تو سارے اعضاء بولنے سے عاجز ہوتے ہیں اور مشاہدہ میں آیا ہے کہ جو گونگا ہوتا ہے تو اس کا کوئی دوسرا عضو بات نہیں کر سکتا مگر اللہ نے چاہا تو ان سے یہ کام لے لیا۔

اب غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بھی تکلیف دے سکتا ہے اگرچہ وہ ہماری نظر میں بے حس اور بے کار ہو' بے جان چیزوں اور جمادات اور نباتات سے بھی خطاب کر سکتا ہے اور جواب لے سکتا ہے جیسا کہ:

﴿ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ﴿۱۱﴾﴾ (حم السجدة ٤١/ ١١)

"پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور دھواں (سا) تھا پس اسے اور زمین سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا ناخوشی سے' دونوں نے عرض کیا ہم بخوشی حاضر ہیں۔"

اب مصنف رسالہ بتائے! کہ زمین اور آسمان میں کوئی حس یا جان ہے کہ ان دونوں نے بات سنی اور جواب دیا' اگر کہو گے کہ یہ اللہ کی قدرت ہے' وہ سب پر قادر ہے تو ہم اللہ کی قدرت کے قائل ہیں' اس میں کوئی شک نہیں' اسی طرح آپ مردوں کے حس کو سمجھیں' اللہ تعالیٰ ان کو حس دلا سکتا ہے' یہی مطلب ہے ﴿ یؤمنون بالغیب ﴾ کا۔ نیز فرمایا:

﴿ وَقِيلَ يَٰٓأَرۡضُ ٱبۡلَعِي مَآءَكِ وَيَٰسَمَآءُ أَقۡلِعِي وَغِيضَ ٱلۡمَآءُ وَقُضِيَ ٱلۡأَمۡرُ وَٱسۡتَوَتۡ عَلَى ٱلۡجُودِيِّۖ وَقِيلَ بُعۡدٗا لِّلۡقَوۡمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٤٤﴾ ﴾

(هود١١/ ٤٤)

"فرمایا گیا کہ اے زمین! اپنے پانی کو نگل جا اور اے آسمان بس کر' تھم جا' اسی وقت پانی سکھا دیا گیا اور کام پورا کر دیا گیا اور کشتی جودی نامی پہاڑی پر جا لگی اور فرمادیا گیا کہ ظالم لوگوں پر لعنت نازل ہو۔"

اب غور کریں! کہ زمین و آسمان کو خطاب کیا اور بے حس کو سنایا اور انہوں نے عمل کیا' کیا اب بھی اللہ کی قدرت میں کوئی شک ہے؟ پس احادیث صحیحہ کو رد کرنے کے لیے صرف یہی سبب کافی نہیں' (ایضاً) آگ بے جان ہے لیکن اس کو بھی خطاب ہوا کہ:

﴿ قُلۡنَا يَٰنَارُ كُونِي بَرۡدٗا وَسَلَٰمًا عَلَىٰٓ إِبۡرَٰهِيمَ ﴿٦٩﴾ ﴾ (الأنبياء٢١/ ٦٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہم نے فرما دیا اے آگ! تو ٹھنڈی پڑ جا اور ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے سلامتی (اور آرام کی چیز) بن جا۔"

اب اس بے جان نے کیسے آواز سنی اور حکم کی تعمیل کی اور ابراہیم علیہ السلام کو نہیں جلایا، تو صرف اسی وجہ سے حدیثوں کو رد کرنا ایمانداری پر مبنی نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا اعتراض

کہتے ہیں کہ: "ہم جانوروں کو ذبح کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے گوشت کو کھاتے ہیں' اور کبھی یہ محسوس نہیں کرتے کہ ہم ان کو کاٹ کر ایذاء یا تکلیف پہنچا رہے ہیں' ثابت ہوا کہ مردہ کو کوئی احساس نہیں ہوتا۔"

الجواب

یہ سوال بھی کم فہمی پر مبنی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شان کو اپنے حال پر قیاس کیا گیا ہے:

﴿ فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧٤﴾ ﴾

(النحل ١٦/ ٧٤)

"پس اللہ تعالیٰ کے لیے مثالیں مت بناؤ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

ہمیں اس لیے ان کا احساس نہیں ہوتا کہ ہمیں یہ نہیں بتایا گیا ہے' لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے بابت قرآن و حدیث میں بتایا گیا ہے اس کو ماننا پڑے گا' اللہ تعالیٰ جس کو چاہے احساس دلائے اور جس کو چاہے نہ دلائے' چنانچہ نوح علیہ السلام کی قوم کے لیے فرمایا:

﴿ مِّمَّا خَطِيٓـَٔـٰتِهِمْ أُغْرِقُوا۟ فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا۟ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَنصَارًا ﴿٢٥﴾ ﴾ (نوح ۷۱/ ۲۵)

''یہ لوگ بہ سبب اپنے گناہوں کے ڈبو دیئے گئے اور جہنم میں پہنچا دیئے گئے اور اللہ کے سوا اپنا کوئی مدد گار انہوں نے نہ پایا۔''

اب سوال یہ ہے کہ یہاں ماضی کے صیغے ہیں' جن میں گزری ہوئی باتوں کا ذکر ہے' جب ڈوب کر مر گئے اور بے حس ہو گئے پھر کیونکر ان کو آگ میں ڈالا گیا' کیا ان کو احساس ہوا ہو گا؟ مصنف رسالہ کو قرآن پر یقین کا بڑا دعویٰ ہے؟ اب قرآن کی خبر کو سچا کہیں گے یا نہیں؟ اگر سچ ہے تو اعتراض ختم ہو گیا' اگر یہ سچ نہیں تو پھر جب آپ کے پاس قرآن کی خبر معتبر نہیں تو حدیث کی خبر کو کہاں تسلیم کریں گے۔

ایضاً ایک جگہ پر قرآن کریم میں جہنمیوں کے بارے میں ہے کہ:

﴿ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَـٰهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ ۗ ﴾

(النساء ٤/ ٥٦)

''جب ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب چکھتے رہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشاہدہ ہے کہ آگ میں ڈالتے ہی انسان مرجاتا ہے' خاص طور پر جہنم کی آگ جو اس آگ سے کئی گناہ زیادہ گرم ہے اور چمڑیاں جل جانے کے بعد ان کو عذاب کا کیا احساس رہے گا؟ مگر اللہ تعالیٰ ان کو دوسری چمڑیاں دیتا رہے گا تاکہ وہ عذاب چکھتے رہیں' اسی طرح قبر میں عذاب کے وقت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بعید نہیں کہ ان کے لیے بھی احساس کی کوئی صورت بنا دے۔

الغرض مصنف رسالہ نے جو احادیث پر اعتراض کئے ہیں وہ قرآن کریم پر بھی وارد ہو سکتے ہیں' لہٰذا یہ اعتراض حقانیت پر مبنی نہیں ہیں' اگر برحق ہوتے تو کبھی قرآن کریم پر وارد نہیں ہو سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا اعتراض

کہتے ہیں کہ: "متعدد آیات میں صرف دو بار موت کا ذکر ہے اور اس طرح عذابِ قبر کو تسلیم کرنا یا کہنا کہ سوال کے لیے ان میں اس وقت روح لوٹائی جاتی ہے تو یہ تیسری موت ہو گی اور قرآن کے خلاف ہے۔ اور یہ آیتیں لکھی ہیں:

﴿ كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٨﴾ ﴾ (البقرة۲/ ۲۸)

"تم اللہ کے ساتھ کیسے کفر کرتے ہو؟ حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں زندہ کیا' پھر تمہیں مار ڈالے گا' پھر زندہ کرے گا' پھر اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔"

﴿ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ﴿١١﴾ ﴾ (المؤمن ۴۰/ ۱۱)

"وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دوبار مارا اور دوبار ہی جلایا' اب ہم اپنے گناہوں کے اقراری ہیں تو کیا اب کوئی راہ نکلنے کی بھی ہے؟"

﴿ ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ﴿١٦﴾ ﴾ (المؤمنون۲۳/ ۱۵۔۱۶)

"اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مرجانے والے ہو پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴾ (الجاثية٤٥/ ٢٦)

"آپ کہہ دیجئے! اللہ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مار ڈالتا ہے پھر تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں۔"

ان آیات سے ظاہر ہوا کہ دو زندگیاں اور دو موت ہیں' لیکن قبر میں سوال وعذاب کو تسلیم کرنا پڑے گا' تو یہ تیسری موت اور تیسری حیات ہے۔

الجواب

اولاً: یہ کوئی اختلاف نہیں' اختلاف جب ہوتا کہ دو میں سے کسی ایک کا انکار کیا جاتا' بلکہ یہ زائد چیز ہے جو ان کو بھی متضمن ہے' جس کو قانوناً اختلاف نہیں کہا جا سکتا۔

ثانیًا: یہ تھوڑی دیر کے لیے عارضی حیات ان دو حیاتوں کے خلاف نہیں ہے۔ اس کی مثالیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔

مثال اوّل:

﴿ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ﴾ (البقرة٢/ ٧٢-٧٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب تم نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا' پھر اس میں اختلاف کرنے لگے اور تمہاری پوشیدگی کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا' ہم نے کہا کہ اس گائے کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم پر لگا دو (وہ جی اٹھے گا) اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کرکے تمہیں تمہاری عقل مندی کے لیے اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔"

اب مصنف رسالہ بتائیں! کہ یہ تیسری حیات کہاں سے آئی؟

کیا دونوں آیتیں متعارض نہیں ہوئیں؟ اگر یہ تعارض نہیں تو حدیث کا فیصلہ بھی اس کے خلاف نہیں ہے' اگر کہو کہ یہ وقتی اور عارضی کسی ضرورت یعنی قاتل کو ظاہر کرنے کے لیے ہے تو یہ حیات بھی اسی طرح عارضی اور وقتی ضرورت یعنی سوال کے لیے ہے۔ پھر ایک کو تسلیم کرنا اور دوسری کا انکار کرنا انصاف کے خلاف ہے' اگر یہی وجہ حدیثوں کو رد کرنے کی ہے تو یہی اعتراض قرآن پر بھی وارد ہو سکتا ہے۔

مثالِ دوم:

﴿ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٢٤٣﴾ ﴾

(البقرة ٢/ ٢٤٣)

"کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مارے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے' اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا مر جاؤ' پھر انہیں زندہ کر دیا' بے شک اللہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔"

اب یہ تیسری حیات اور تیسری موت ہے یا یہ کہو کہ ان پر عام موت جو لوگوں پر آتی ہے وہ نہیں آئی اور یہ قیامت تک زندہ رہیں گے' دو زندگیاں اور دو موت تو ہو چکے' ایسا ناممکن ہے۔ پس ماننا پڑے گا کہ اصل دو موت اور دو زندگیاں ہیں' مگر ان کے درمیان عارضی اور وقتی طور پر کسی ضرورت کی بنا پر موت یا زندگی کا آنا اس کے خلاف ہے' لہٰذا حدیثوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جو ناممکن ہو' بلکہ اس کا خود قرآن کریم میں وجود موجود ہے۔

اب مصنف رسالہ یا قرآن کریم و حدیث شریف دونوں کا انکار کرے یا پھر دونوں کو تسلیم کرے۔

من نہ گویم ایں مکن آں کن
مصلحت بیں و کار آساں کن

مثال سوم:

﴿ أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ﴾

(البقرة۲/ ۲۵۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یا اس شخص کے مانند جس کا گزر اس بستی پر ہوا جو چھت کے بل اوندھی پڑی ہوئی تھی' وہ کہنے لگا اس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اسے کس طرح زندہ کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے اسے مار دیا سو سال کے لیے' پھر اسے اٹھایا۔"

اب اس شخص پر ایک موت اور ایک حیات تو آ چکی اور ﴿ كنتم أمواتا فاحياكم ﴾ کے دور سے گزر چکا' اب اس پر دوسری بار موت آئی' اور طویل عرصہ مرا رہا' یعنی سو سال گزر گئے پھر اس کو زندگی دی' اب قانونِ الٰہی کے مطابق اس پر موت نہیں آئی ہو گی' جو اجل کے پورے ہونے پر سب پہ آتی ہے' اور یہ تو آپ نہیں کہہ سکتے کہ یہی اس کا اجل تھا' نیز طویل موت کے بعد اس کو زندگی بھی ملی' اب اس کے قیامت میں اٹھنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے' یا پھر یہ کہو کہ یہ ان صورتوں اور دو زندگیوں سے زائد زندگی اور زائد موت ہے۔ بس یہی ہمارا کہنا تھا' جس کی طرف آپ لوٹ کر آئے۔

پس یہ طریقہ حدیث کو رد کرنے کا نہیں' اور منکرین کا شیوہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ احادیث پر وہ اعتراض کرتے ہیں جو قرآن کریم پر بھی وارد ہو سکتے ہیں' نعوذ باللہ من ذلک

مثال چہارم:

﴿ وَإِذْ قُلْتُمْ يَٰمُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى ٱللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٱلصَّـٰعِقَةُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿٥٥﴾ ثُمَّ بَعَثْنَـٰكُم مِّنۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٦﴾ (البقرۃ۲/ ۵۵-۵٦)

"اور تم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ جب تک ہم اپنے رب کو سامنے نہ دیکھ لیں ہرگز ایمان نہ لائیں گے تم پر تمہارے دیکھتے ہوئے بجلی گری لیکن پھر اس لیے کہ تم شکر گزاری کرو' اس موت کے بعد بھی ہم نے تمہیں زندہ کر دیا۔"

اب بتائیں کہ اس قرآنی خبر کو سچا مانتے ہو؟ اگر مانتے ہو اور یقیناً ہے بھی سچی' اس میں کوئی شک نہیں' تو پھر اس قانون کے خلاف نہیں؟

موت صرف دو اور حیاتیں بھی دو ہیں' اگر اس کو تسلیم کرتے ہو تو پھر حدیث کے فیصلہ کو تسلیم کرنا پڑے گا' کیونکہ دونوں میں کوئی استحالہ نہیں' ہاں اگر صرف حدیث سے دشمنی ہی ہے اور اس کو قطعاً ماننا ہی نہیں تو یہ مسلمانوں کا مذہب نہیں۔ کیونکہ سلف سے خلف تک سب صحیح احادیث کو مانتے چلے آئے ہیں' لیکن اس بہانہ کا پردہ چاک ہو گیا' کہ اس لیے ہم نہیں مانتے کہ حدیث شریف قرآن کے خلاف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی قرآن کریم کے خلاف کوئی بات نہیں کہہ سکتے اور یہاں بھی کوئی خلاف نہیں کہی' بلکہ وہی بات فرمائی ہے جس کی گنجائش قرآن کریم میں بھی موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں اعتراض

کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں ہے کہ:

﴿ قُلْ إِنَّ ٱلْأَوَّلِينَ وَٱلْآخِرِينَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَٰتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ﴾ (الواقعة٥٦/٤٩-٥٠)

"آپ کہہ دیجئے کہ یقیناً سب اگلے اور پچھلے ضرور جمع کیے جائیں گے ایک مقرر دن کے وقت۔"

الجواب

یہ کسی نے دعویٰ نہیں کیا کہ قیامت سے پہلے اٹھائے جائیں گے یا جمع کیے جائیں گے، نہ حدیثوں میں ایسی کوئی بات ہے۔ لہٰذا یہ آیت موضوع سے خارج ہے، حدیث میں اس اکیلے مردہ کی بات ہے کہ اس سے سوال ہو گا، یا اس کو عذاب ہو گا۔ مجموع کا کوئی ذکر نہیں، بلکہ دونوں مسئلے اپنی جگہ پر صحیح ہیں کہ سب کا جمع ہونا اور اکٹھے عذاب کے تحت آنا قیامت کے دن ہو گا اور قیامت سے قبل انفرادی طور پر ان پر عذاب ہو گا اور سوال ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹا اعتراض

کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں ہے کہ:

﴿ وَنُفِخَ فِي ٱلصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ ٱلْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا۟ يَٰوَيْلَنَا مَنۢ بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ ٱلرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ ٱلْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾ ﴾ (یس ٣٦/ ٥١-٥٢)

"تو صور کے پھونکے جاتے ہی سب کے سب اپنی قبروں سے اپنے پروردگار کی طرف چلنے لگیں گے کہیں گے ہائے ہائے ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے اٹھا دیا' یہی ہے جس کا وعدہ رحمٰن نے دیا تھا اور رسولوں نے سچ سچ کہہ دیا تھا۔"

الجواب

اس آیت میں صرف ایک بار نفخ (پھونکنے) کا ذکر ہے اور دوسری آیت میں دو بار پھونکنے کا ذکر ہے اور ایک آیت دوسری آیت کی تفسیر ہوتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ:

﴿ وَنُفِخَ فِي ٱلصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِي ٱلْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ ﴿٦٨﴾ ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الزمر ۳۹/ ۶۸)

"اور صور پھونک دیا جائے گا پس آسمانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ چاہے' پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔"

دیکھئے! اس میں زمین و آسمان کی سب چیزیں آ جاتی ہیں' قبر والے بھی اس میں آ گئے' ان کو مستثنیٰ کرنے کے لیے بھی دلیل پیش کرنے کی مصنف رسالہ یا کسی آدمی کو کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جب وہ بالکل بے حس ہیں تو بے ہوش کیسے ہوئے؟ یہ اور بات ہے کہ دنیا سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور نہ کسی چیخ و پکار کو سن سکتے ہیں' نہ کسی کی حالت کو دیکھ سکتے ہیں اور بھلے کسی کے مارنے یا کاٹنے کا ان کو احساس نہ ہو' لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا اور معاملہ ہے جس کو اپنے معاملہ پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے اور بحکم اس آیت کے ماننا پڑے گا کہ ان کو کوئی ایسا احساس دیا گیا ہے' کہ وہ عذاب کو محسوس کر سکیں جیسا کہ نوح علیہ السلام کی قوم کی بابت گزرا کہ وہ ڈوبتے ہی آگ میں داخل ہو گئے۔ دوسری جگہ فرمایا کہ:

﴿ ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱمْرَأَتَ نُوحٍ وَٱمْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَٰلِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا وَقِيلَ ٱدْخُلَا ٱلنَّارَ مَعَ ٱلدَّٰخِلِينَ ﴿١٠﴾ ﴾

(التحریم ۶۶/ ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح کی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی' یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے گھر میں تھیں' پھر ان کی انہوں نے خیانت کی پس وہ دونوں ان سے اللہ کے کسی عذاب کو نہ روک سکے اور حکم دے دیا گیا کہ دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ۔"

یہاں بھی صیغہ ماضی کا ہے جیسے گزری ہوئی بات کی خبر ہے' اب سوال یہ ہے کہ ان دو عورتوں نے باوجود مردہ اور بے حس ہونے کے یہ خطاب کیسے سنا اور کیسے آگ میں داخل ہوئیں' اگرچہ دنیا سے ان کا تعلق نہیں اور ہماری بات نہیں سن سکتے' لیکن:

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ يُسۡمِعُ مَن يَشَآءُ ﴾ (الفاطر ۳۵/ ۲۲)

"اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے۔"

پس اس طرح عذابِ قبر کو سمجھیں اور یہاں یہ کہنا کہ نوح اور لوط علیہما السلام کی بیویوں کو یہ حکم قیامت میں ہوگا' تو یہ محض تحریف ہے اور ماضی کو استقبال میں بدلنا ہے جو کسی طرح جائز نہیں ہے' پس سورۃ زمر کی آیت سے ثابت ہوا کہ پہلے نفخ کے بعد وہ بے ہوش ہو جائیں گے۔ اگر مردہ ہیں' مگر جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو احساس حاصل تھا وہ بھی ختم ہو جائے گا' اور کچھ عرصہ بے ہوشی اور بے احساسی کے عالم میں رہیں گے' پھر جب دوسرے نفخ کی وجہ سے اٹھائے جائیں گے تو ان کو بے حسی اور آرام سے رہنے کی وجہ سے پہلا عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد نہیں رہے گا' بلکہ بحکم خداوندی ہے:

﴿ وَلَعَذَابُ ٱلْآخِرَةِ أَكْبَرُ ﴾ (الزمر٣٩/ ٢٦)

''اور ابھی آخرت کا تو بڑا بھاری عذاب ہے۔''

﴿ وَلَعَذَابُ ٱلْآخِرَةِ أَشَقُّ ﴾ (الرعد١٣/ ٣٤)

''اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی زیادہ سخت ہے۔''

﴿ وَلَعَذَابُ ٱلْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰٓ ﴿١٢٧﴾ ﴾ (طٰہٰ٢٠/ ١٢٧)

''اور بے شک آخرت کا عذاب نہایت ہی سخت اور باقی رہنے والا ہے۔''

﴿ وَلَعَذَابُ ٱلْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ﴾ (حم السجدة٤١/ ١٦)

''اور آخرت کا عذاب اس سے بہت زیادہ رسوائی والا ہے۔''

پس اس عذاب کے سامنے کہیں گے کہ ہم تو آرام میں تھے' اور پہلا عذاب جو اس سے ہلکا تھا اس کو یاد نہیں کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: ”کسی نبی نے اپنی امت کو قبر کے عذاب سے نہیں ڈرایا۔“

الجواب

اولاً : اوپر نوح علیہ السلام کی قوم کی بابت آیت گزری کہ وہ ڈبو دیئے گئے اور آگ میں ڈالے گئے' کیا اس عذاب سے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو نہیں ڈرایا تھا؟ ضرور ڈرایا تھا۔

ثانیًا : نوح اور لوط علیہما السلام کی بیویوں کو آگ میں جانے کا حکم دے دیا گیا' حالانکہ ابھی تک قیامت نہیں آئی' یقیناً ان کو بھی ان انبیاء علیہم السلام نے اس عذاب سے ڈرایا ہو گا' جیسا کہ ارشاد ہے کہ:

﴿ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴿١٥﴾ ﴾ (بني اسرائيل١٧/ ١٥)

”اور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔“

اس کا مطلب ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام اپنے مالک کے حکم سے اس ہونے والے عذاب سے پہلے اپنی قوم کو اس سے ڈراتے تھے۔

ثالثًا: موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں ہے کہ:

﴿ ٱلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ أَدْخِلُوٓا۟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ءَالَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ ٱلْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ (المؤمن ٤٠/ ٤٦)

"آگ ہے جس کے سامنے یہ ہر صبح شام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہو گی (فرمان ہو گا کہ) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو۔"

اس آیت میں قیامت سے پہلے عذاب کا ذکر ہے جو نفخہ تک رہے گا' فن لغت کے مشہور امام ابن قتیبہ المتوفی فرماتے ہیں کہ:

«أما قوله: ﴿ ٱلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ﴾ فإنه لم يرد إن ذلك يكون في الآخرة وإنما اراد أنهم يعرضون عليها بعد مماتهم في القبور، وهذا شاهد من كتاب الله لعذاب القبر يدلك علي ذلك قوله: ﴿ وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ أَدْخِلُوٓاْ ءَالَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ ٱلْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ ﴾ فهم في البرزخ يعرضون علي النار غدوا وعشيا وفي القيامة يدخلون أشد العذاب»(تأويل مشكل القرآن: ٨٣)

"یعنی اس آیت میں آخرت کا عذاب مراد نہیں' بلکہ یہ ہے کہ قبروں میں صبح و شام آگ پر پیش ہوتے ہیں اور یہ کتاب اللہ میں عذابِ قبر کے لیے ہے کیونکہ آیت کا دوسرا حصہ "آل فرعون کو قیامت کے دن سخت عذاب میں ڈال دو۔" اس پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی وہ برزخ میں یعنی دنیا اور آخرت کے درمیانی وقت میں صبح و شام آگ پر پیش ہوتے ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن سخت عذاب میں داخل ہوں گے۔"

اور یہ آیت بتلاتی ہے کہ عذاب قبر کا ذکر اگلے نبیوں کی امتوں میں بھی تھا' اس استدلال پر مصنف رسالہ دو اعتراض کرتے ہیں:

① "اس میں صرف پیش کرنا ہے" جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے سامنے آگ کا منظر ہو گا۔

اولاً: سچ ہے کہ ؎

دروغ گورا حافظہ نہ باشد

کیونکہ صاحب رسالہ سارا زور اس پر لگا رہے ہیں کہ قبروں والے بے حس ہیں' ان کو عذاب کرنا عبث ہے۔ ایسے بے حسوں کے سامنے منظر کیسے آئے گا اور وہ کیسے خائف ہوں گے' خود جس اونچی عمارت کو کھڑا کیا اپنے ہاتھوں سے اس کو گرا دیا۔ والحمد للّٰہ!

ثانیًا: آگ پر پیش ہونا خود عذاب ہے' کیونکہ جہنم کے صرف پانی کا یہ حال ہے۔

﴿ وَإِن يَسْتَغِيثُوا۟ يُغَاثُوا۟ بِمَآءٍ كَٱلْمُهْلِ يَشْوِى ٱلْوُجُوهَ ﴾

(الکہف ۱۸/ ۲۹)

"اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہو گا جو چہرے بھون دے گا۔"

پس جب جہنم کے پانی کی گرمی اور تیزی اتنی ہے کہ اس کے قریب سے منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جل جائے گا' تو پھر آگ کا کیا کہنا' پیش ہونا خود عذاب ہے۔

ثالثًا: بلکہ یہ ظاہر ظہور الفاظ میں تحریف ہے جب کہ الفاظ ہیں کہ وہ خود آگ پر پیش کیے جائیں گے جو کہ صریحًا ان کے مطلب کے خلاف تھا' تو اس کے معنی بدل ڈالے' یہ دیانتداری نہیں' تحقیق نہیں' بلکہ ضل واضل کی مثال ہے۔

② "اس سے مراد صرف آل فرعون ہے' جو اشد الکفار تھے' عام کافروں کے لیے حکم نہیں۔"

اولاً: یہ تخصیص خود صحیح نہیں' سب کافروں کا ایک حکم ہے یعنی جہنم۔

﴿ إِنَّآ أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَٰفِرِينَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ ﴾ (الکھف۱۸/ ۱۰۲)

"ہم نے تو ان کفار کی مہمانی کے لیے جہنم کو تیار کر رکھا ہے۔"

ثانیًا: جب آل فرعون کے لیے یا اشد الکفار کے لیے مانتے ہو تو پھر آپ کا اصل دعویٰ ھباءً منثوراً ہو گیا۔ قیامت سے پہلے قبر میں کوئی عذاب نہیں جب اس کا وجود مان گئے تو آپ کا کلیہ ختم ہو گیا' اور اعتراض بالکل باقی نہ رہا۔

ثالثًا: اگر اشدالعذاب اشدالکفار کے لیے ہے' تو مطلق عذاب مطلق کافروں کے لئے ثابت ہو گیا' اس کا انکار محض مکابرہ ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: ”یہ حدیثیں قرآن کریم کے خلاف ہیں اور رسول اللہ ﷺ قرآن کریم کے خلاف کبھی نہیں فرمائیں گے۔“

الجواب

ہمارا یہ ایمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی فرمان قرآن کریم کے خلاف نہیں ہو سکتا اور یہ بات بھی محقق ہے کہ کوئی صحیح حدیث قرآن کریم کے خلاف نہیں، کیونکہ قرآن کریم میں کہیں اس کا انکار نہیں کہ قبر میں عذاب نہیں ہو گا، بلکہ ہم نے قرآن کریم سے بھی ثابت کر دیا، لیکن اگر تمہارے قول کے مطابق قرآن کریم میں اس کا ذکر نہیں، لیکن پھر بھی اس کی نفی قطعاً نہیں، اگر کہو گے کہ یہ قرآن کریم پر زیادہ حکم ہے اور دین کامل ہو چکا ہے تو یہ اعتراض خود آپ کے لیے مضر ہو گا۔

مثال اوّل: قرآن کریم میں ہے:

﴿ قُل لَّآ أَجِدُ فِى مَآ أُوحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطۡعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيۡتَةً أَوۡ دَمًا مَّسۡفُوحًا أَوۡ لَحۡمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُۥ رِجۡسٌ أَوۡ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِۦ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٥﴾ (الأنعام٦/ ١٤٥)

"آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیراللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو، پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب بخشنے والا مہربان ہے۔"

اب یہ آیت کریمہ رسول اللہ ﷺ کو حکم دیتی ہے کہ آپ اعلان کر دیجئے کہ میرے پاس جو قرآن کریم وحی آئی ہے، اس میں صرف چار چیزیں کھانے والے کے لیے حرام کرتا ہوں، مردار، بہتا ہوا خون، خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو۔ اب اور کئی چیزیں ہیں جن کو صاحب رسالہ حلال جانتا ہو گا، مثلاً کتا، بلا، بھیڑیا، چیتہ، ببر، پاخانہ، پیشاب، سانپ، بچھو اور ایسی کئی چیزیں ہیں۔ جبکہ ان کی حرمت صرف حدیث سے معلوم ہوتی ہے اور صاحب رسالہ کے خیال کے مطابق یہ صریحاً قرآن کریم کے خلاف ہے۔ اگر کہیں گے، کہ قرآن کریم میں ان کو حلال نہیں کہا گیا، لہٰذا یہ حدیثیں اس کے خلاف نہیں، تو ہم بھی کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں قبر کے عذاب کا انکار نہیں، لہٰذا یہ حدیثیں اس کے خلاف نہیں، جیسے وہ زیادتی مانتے ہو، ویسے اسی زیادتی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھو، حالانکہ اس مثال میں واضح ہے کہ:

﴿ قُل لَّآ أَجِدُ فِى مَآ أُوحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُۥٓ ﴾

(الأنعام٦/ ١٤٥)

"آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے۔"

پھر بھی اگر زیادتی کو مانا جائے اور بظاہر ان چار چیزوں کے علاوہ کی حرمت کی نفی ہے تو پھر قبر کے عذاب والی زیادتی یقیناً قابل قبول ہے، کیونکہ اس کی نفی کے لیے کوئی اشارہ بھی نہیں۔

مثال دوم: ارشاد ہے کہ:

﴿ يُوصِيكُمُ ٱللَّهُ فِىٓ أَوْلَٰدِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ ٱلْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ ٱثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَٰحِدَةً فَلَهَا ٱلنِّصْفُ ۚ ﴾ (النساء٤/ ١١)

"اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں متروکہ کا دو تہائی ملے گا، اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لیے آدھا ہے۔"

اس آیت میں ایک لڑکی یا دو سے زیادہ لڑکیوں کا حصہ مذکور ہے اور پورے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم میں کہیں دو لڑکیوں کا حصہ مذکور نہیں' یہاں قید ہے: ﴿ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ ﴾ یہ سب قید بتاتے ہیں کہ اس آیت میں دو لڑکیوں کے ورثہ کا کوئی حکم نہیں' اب جو آدمی دو لڑکیاں چھوڑ کر مرجائے اس کے لیے کیا حکم ہے؟ اس مشکل کو حدیث حل کر سکتی ہے' جس میں یہ حکم ہے کہ اگر دو لڑکیاں ہوں تو ان کو ثلثان (دو تہائیاں) ملے گا' اب یہ حدیث کا حکم ہے قرآن کریم کے خلاف نہیں' کیونکہ قرآن کریم میں اس کے خلاف دوسرا حکم نہیں' اس طرح عذابِ قبر کے بابت روایتیں قرآن کریم کے خلاف نہیں۔

مثال سوم: قرآن کریم میں محرمات کا ذکر ہے' یعنی جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے ان کے ذکر کرنے کے بعد ارشاد ہے کہ:

﴿ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذَٰلِكُمْ ﴾ (النساء٤/ ٢٤)

"ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تمہارے لیے حلال کی گئیں ہیں۔"

اب سوال یہ ہے کہ پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کا ایک نکاح میں اکٹھا رہنا جائز کہو گے؟

حالانکہ قرآن میں جو محرمات بیان ہیں ان میں ان دونوں کا کوئی ذکر نہیں ہے' مگرچونکہ زائد حکم ہے اور اصل کے خلاف نہیں اس لیے امت اس کو مانتی ہے' اسی طرح اس مسئلہ کو سمجھیں ایسی اور مثالیں بھی ہیں' مخالفت اس وقت ہو سکتی ہے کہ قرآن میں عذابِ قبر کا انکار ہو' اور حدیث اس کو ثابت کرتی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: "جو مسئلہ قرآن کریم میں واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے لاکھوں روایات بھی ان کو رد نہیں کر سکتیں۔"

الجواب

یہ کسی مسلمان کا مذہب نہیں کہ قرآن کریم روایات سے رد ہو سکتا ہے' اور کوئی صحیح حدیث قرآن کریم کے خلاف نہیں ہے اس مسئلہ میں بھی احادیث قرآن کریم کے خلاف نہیں' خلاف اس وقت ہوتیں جب کہ قرآن کریم میں عذاب کا انکار ہو' بلکہ قرآن کریم سے اس کا زبردست ثبوت ملتا ہے جس کا کچھ بیان ہوا اور مزید بیان ہو گا' تاہم اگر بفرض محال قرآن کریم میں عذابِ قبر کا کوئی ذکر نہیں تو اس کا انکار بھی نہیں' لہٰذا جن احادیث میں عذابِ قبر کا ذکر ہے وہ ان کے خلاف نہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: "مگر ہر روایت کو حضور کے فرمودہ سمجھنے کا خیال ہرگز صحیح نہیں' ورنہ کتب اسماء الرجال کیوں وجود میں آئیں۔"

الجواب

یہ بھی کوئی نہیں کہتا کہ ہر روایت قابل قبول ہے' بلکہ اسماء الرجال کی رو سے صحیح اور غیر صحیح کا فرق کرنا ہے اور بحمد للہ قبر کے عذاب کے بارے میں پچاس سے اوپر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حدیثیں ہیں۔ بعض میں عذابِ قبر کے برحق ہونے بعض میں اس کی کیفیت بعض میں اس سے پناہ مانگنے اور بعض میں ایسے کاموں کا ذکر ہے جو عذابِ قبر کے موجب ہیں' جن میں اکثر سب صحیح ہیں اور کچھ حسن کے درجہ کی ہیں' بعض میں کچھ کلام ہے وہ شہادت اور تائید کے لیے کافی ہیں اتنی ساری احادیث کو جھٹلانا یا رد کرنا عقل کے خلاف ہے اور پھر وہ احادیث قرآن کے خلاف بھی نہیں۔ جیسا کہ بیان ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارہواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: ”جو احادیث کا ذخیرہ ہمارے سامنے ہے تمام کے تمام صحابہ کی طرف منسوب کرتے ہیں' مگر سوال یہ ہے کہ تحریری ثبوت کچھ نہیں ورنہ اس طرح صحابہ نے قرآن کریم جمع کر کے نقل کر کے اسلامی ممالک میں پھیلایا تھا' اسی طرح احادیث کو بھی جمع کر کے تمام ملک میں پھیلایا ہے' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ نازل نہیں کیا گیا۔“

الجواب

اولاً: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حدیثیں لکھتے تھے۔ چنانچہ جناب علی رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن کریم کے علاوہ ایک صحیفہ بھی تھا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں لکھتے تھے اور جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو کہ ۵۸ھ میں فوت ہوئے' انہوں نے اپنے تلمیذ ہمام بن منبہ المتوفی ۱۰۱ یا ۱۰۲ھ کو حدیثوں کا مجموعہ لکھوایا' جو کہ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۶ء حیدر آباد دکن میں چوتھی بار شائع ہوا۔

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بھی حدیث کی کتاب تھی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پانچ سو احادیث لکھی ہوئی تھیں' نافع تابعی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس احادیث لکھتا تھا' وہب بن منبہ تابعی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیثوں کا مجموعہ لکھا تھا' عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے غزوات کے بارے میں حدیثیں جمع کی تھیں' امام زہری سب حدیثیں لکھتے تھے' خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے سب جگہوں پر حدیثیں لکھ کر جمع کرنے کا حکم دیا تھا۔ اسی طرح تبع تابعین میں امام سفیان بن عیینہ المتوفی ۱۹۸ھ کا جز مسند مشہور ہے' جو ہمارے کتب خانہ میں موجود ہے' ایسی اور مثالیں بہت ہیں۔ اس سے مصنف کا یہ قول بھی غلط ثابت ہوا کہ دو سو سال کا زمانہ گزر گیا' تو لوگوں کو خیال ہوا کہ حضور کے خیالات بھی جمع کر دیئے جائیں' بلکہ حدیثیں لکھنے کا سلسلہ پہلے سے جاری تھا۔

ثانیًا: یہ کہنا کہ قرآن کریم کے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ نازل نہیں ہوا' خود قرآن کریم اس کی تکذیب کرتا ہے۔

مثال اوّل:

﴿ سَيَقُولُ ٱلسُّفَهَآءُ مِنَ ٱلنَّاسِ مَا وَلَّىٰهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ ٱلَّتِي كَانُوا۟ عَلَيْهَا ۚ قُل لِّلَّهِ ٱلْمَشْرِقُ وَٱلْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٤٢﴾ ﴾ (البقرۃ۲/ ۱۴۲)

"عنقریب نادان لوگ کہیں گے کہ جس قبلہ پر یہ تھے اس سے انہیں کس چیز نے ہٹایا؟ آپ کہہ دیجیے کہ مشرق و مغرب کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ جسے چاہے سیدھی راہ کی ہدایت کر دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قبلہ سے پہلے کوئی دوسرا قبلہ تھا۔ اب وہ پہلا قبلہ کس کے حکم سے تھا' رسول اللہ ﷺ اپنی طرف سے کوئی خاص حکم نہیں دے سکتے تھے۔ ﴿إن اتبع إلا مایوحی إلی﴾ اور یقیناً اللہ کی طرف سے تھا۔

اب بتائیے کہ پہلے قبلہ کا یہ حکم اس آیت قرآنیہ میں مذکور ہے؟ لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کے علاوہ اور احکام بھی آئے ہیں ورنہ قرآن کریم کو جھٹلانا لازم آئے گا' جو کفریہ عقیدہ ہے۔

مثال دوم:

﴿ وَإِذْ يَعِدُكُمُ ٱللَّهُ إِحْدَى ٱلطَّآئِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ ٱلشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ ﴾ (الأنفال۸/ ۷)

"اور تم لوگ اس وقت کو یاد کرو! جب اللہ تمہیں سے ان دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ کرتا تھا کہ وہ تمہارے ہاتھ آجائے گی اور تم اس تمنا میں تھے کہ غیر مسلح جماعت تمہارے ہاتھ آئے گی۔"

اس آیت میں یہ خبر ہے کہ اللہ نے مسلمانوں کو ایک وعدہ دیا تھا' مگر وہ کسی آیت میں مذکور نہیں ہے' اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ اور احکام بھی وحی کے ذریعہ آئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال سوم:

﴿ وَإِذْ أَسَرَّ ٱلنَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَٰجِهِۦ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِۦ وَأَظْهَرَهُ ٱللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُۥ وَأَعْرَضَ عَنۢ بَعْضٍ ۖ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِۦ قَالَتْ مَنْ أَنۢبَأَكَ هَٰذَا ۖ قَالَ نَبَّأَنِيَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْخَبِيرُ ۝٣ ﴾ (التحریم٦٦/ ٣)

"اور یاد کرو جب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی بعض عورتوں سے ایک پوشیدہ بات کہی' پس جب اس نے اس بات کی خبر کر دی اور اللہ نے اپنے نبی کو اس پر آگاہ کر دیا تو نبی نے تھوڑی سی بات تو بتا دی اور تھوڑی سی ٹال گئے' پھر جب نبی نے اپنی اس بیوی کو یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگی اس کی خبر آپ کو کس نے دی' کہا سب جاننے والے' پوری خبر رکھنے والے' اللہ نے مجھے یہ بتلایا ہے۔"

اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی کس سورت یا آیت میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے راز ظاہر ہونے کی خبر دی' اب صاحب رسالہ کے لیے صرف دو راہیں ہیں' یا تو قرآن کریم کے علاوہ بھی دوسری وحی کا اقرار کرے یا پھر قرآن کریم کا ہی انکار کرے' ایسی اور بھی مثالیں بہت ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارہواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: ''خود امام بخاری کے حالات میں لکھا ہے کہ تین لاکھ یا چار لاکھ حدیثیں جمع کیں، مگر جب جانچ پڑتال کرنی شروع کی تو صرف سات ہزار یا کچھ زیادہ حدیثیں قابل اعتماد ٹھہریں، انہوں نے جو کچھ اصول مقرر کئے اس اعتبار سے جو حدیث ٹھیک اتری اسی کو صحیح سمجھا۔''

الجواب

یہ کہنا صحیح نہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے صرف وہ حدیثیں صحیح سمجھیں جو اپنی جامع صحیح میں جمع کی ہیں، خود ان کا فرمان ہے کہ:

مَا أَدْخَلْتُ فِي كِتَابِي الْجَامِعِ إِلاَّ مَا صَحَّ وَتَرَكْتُ مِنَ الصِّحَاحِ لِحَالِ الطُّولِ (تاریخ بغداد ٩/٢)

''میں نے اپنی جامع صحیح میں صرف وہ حدیثیں جمع کی ہیں جو صحیح ہیں اور ان کے علاوہ طوالت کے سبب سے کئی حدیثیں میں نے چھوڑ دی ہیں۔''

ثابت ہوا کہ امام موصوف اس کتاب کے علاوہ دوسری کئی حدیثوں کو بھی صحیح مانتے ہیں۔ مقدمہ فتح الباری، ص: ٧ میں امام موصوف سے مروی ہے کہ:

لَمْ أُخْرِجْهُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ إِلاَّ صَحِيحًا وَمَا تَرَكْتُ مِنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّحِيحِ أَكْثَرَ(مقدمہ فتح الباري:۷)

”میں نے اس کتاب میں صرف صحیح حدیثیں جمع کی ہیں اور جو احادیث صحیحہ چھوڑی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔“

نیز فرماتے ہیں کہ:

«أَحْفَظُ مِائَةَ أَلْفَ حَدِيثٍ صَحِيحٍ»(مقدمة فتح الباري ٤٨٧)

”یعنی ایک لاکھ صحیح حدیثیں یاد رکھتا ہوں۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرہواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: "حالانکہ ان کو چاہیئے تھا کہ قرآن مجید کو کسوٹی مقرر فرماتے تو اس کے مضمون کو باطل کر دینے والی روایتیں ہرگز کتاب میں نہ آئیں۔"

الجواب

آج تک اہل علم اس پر متفق رہے ہیں، کہ صحیح بخاری کی کوئی حدیث قرآن کریم کے خلاف نہیں ہے، مصنف رسالہ نے یہ نیا قاعدہ نکالا ہے۔ بلکہ امام موصوف نے اپنی صحیح کے ابواب میں جابجا آیت قرآنیہ کو ذکر فرمایا ہے اور یہ بھی غلط ہے کہ کوئی صحیح حدیث قرآن کریم کے مضمون کو معاذ اللہ باطل کر دیتی ہے، بظاہر جہاں کہیں کچھ اختلاف ہے تو اس کے رفع کرنے اور مابین اس کے تطبیق و توفیق دی جا سکتی ہے لہٰذا وہ کوئی تعارض نہیں، اس قسم کا اختلاف خود قرآن کریم کی بعض آیات میں بھی پایا جاتا ہے، مگر غور کرنے سے کوئی اختلاف نہیں رہتا اور درمیان میں تطبیق و توفیق ہو جاتی ہے لہٰذا اس قسم کے اختلاف کو تعارض نہیں کہا جاتا۔ تعارض وہ ہے کہ ایک کے قبول کرنے سے دوسرے کا رد کرنا لازم آئے، قرآن کریم کے متعلق کچھ مثالیں گزریں۔ مزید سنئے!

﴿وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُولُوا هَٰذِهِۦ مِنْ عِندِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰٓؤُلَآءِ ٱلْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ﴿٧٨﴾ مَّآ أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ ٱللَّهِ ۖ وَمَآ أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ﴾ (النساء٤/ ٧٨-٧٩)

''اور اگر انہیں کوئی بھلائی ملتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر کوئی برائی پہنچتی ہے تو کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ تیری طرف سے ہے' انہیں کہہ دو کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' انہیں کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات سمجھنے کے قریب بھی نہیں' تجھے جو بھلائی ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے۔''

اب بظاہر یہاں اختلاف موجود ہے پہلی آیت میں ہے کہ ہر بھلائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ہر برائی تمہارے نفس کی طرف سے ہے' مگر حقیقت میں کوئی اختلاف نہیں ہے' کیونکہ مطلب یہ ہے کہ ہر برائی خواہ بھلائی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اور ہر برائی انسان کے اپنے نفس کی شامت اور اس کی بری کمائی کا نتیجہ ہے' اسی طرح صحیح احادیث میں یا حدیث اور قرآن کریم میں کوئی ایسا تعارض نہیں جو ایک کے قبول کرنے سے دوسرے کا رد لازم آئے' بلکہ غور کرنے سے کوئی اختلاف نہیں رہتا۔ صرف ظاہری اختلاف دیکھ کر اس کو رد کرنا عموم بلوی کو مستلزم ہے اور خود آیات کو بھی معاذاللہ رد کرنا پڑے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چودہواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: "مثلاً مردہ سننے کی روایت قرآن کریم کے سراسر خلاف ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ ٱلْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ ٱلصُّمَّ ٱلدُّعَآءَ إِذَا وَلَّوْاْ مُدْبِرِينَ ﴿٨٠﴾ ﴾

(النمل ٢٧/ ٨٠)

"بے شک آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جبکہ وہ پیٹھ پھیرے روگرداں جا رہے ہیں۔"

آیت بالکل صریح ہے کسی تاویل و توجیہ کی محتاج نہیں' مگر محدثین ایسی روایات لاتے ہیں جس میں کفار بدر سے حضور ﷺ کے مرنے کے بعد خطاب کرنے کا ذکر ہے اگرچہ عائشہ صدیقہ نے اس بات سے انکار کیا' اور دلیل میں یہ آیت بھی پیش کی:

﴿ وَمَآ أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِى ٱلْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ ﴾ (الفاطر ٣٥/ ٢٢)

"اور آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔"

الجواب

اولاً: اس حدیث میں کوئی محدث یہ استدلال نہیں کرتا کہ مردے سنتے ہیں' ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر یہ بہتان ہے' بلکہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک معجزہ ہے خرق عادت ہے۔

ثانیًا: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انکار نہیں کیا' بلکہ ثابت کیا اور وضاحت کر کے ایک وہم کو دور کیا' چنانچہ صحیح بخاری میں دو روایتیں ہیں:

ایک روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس طرح ہے:

«قَالَ أَطْلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَي أَهْلَ الْقَلِيبِ فقَالَ: ﴿وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا﴾ فَقِيلَ لَهُ: أَتَدْعُو أَمْوَاتًا فَقَالَ مَا أَنْتُم بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لاَ يُجِيبُونَ»(صحيح البخاري، الجنائز، باب ماجاء في عذاب القبر، ح: ١٣٧٠)

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قلیب بدر والوں کی طرف جھانکا اور فرمایا کہ تم نے اس کو جس کا تمہارے رب نے وعدہ کیا حق پایا ہے؟ کہا گیا کہ آپ مردوں کو پکارتے ہیں' فرمایا: تم ان سے زیادہ نہیں سنتے ہو۔ لیکن یہ جواب نہیں دے سکتے۔"

اور دوسری روایت ام المومنین سے اس طرح ہے:

«عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الآنَ إِنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ وَقَدْ قَالَ اللهُ: ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ ٱلْمَوْتَىٰ﴾» (صحيح البخاري، الجنائز، باب ما جاء في عذاب القبر، ح: ١٣٧١)

"ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ: یہ لوگ جان رہے ہیں کہ جو میں ان سے کہتا تھا وہ سچ تھا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: "آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔"

اب دونوں روایتوں پر غور کریں' امام بخاری نے دوسری روایت سے تصریح کر دی' کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مردے سنتے رہتے ہیں' بلکہ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ اس وقت جان رہے ہیں یعنی کہ یہ خاص معجزہ کی صورت ہے کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ تم مردوں کو نہیں سنا سکتے اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ پہلی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ "وہ جواب نہیں دے سکتے" اگر مردے سنتے ہیں تو جواب کیوں نہیں دیتے جس کا مطلب ظاہر ہے کہ یہ حدیث قرآن کریم کے خلاف نہیں' نہ مردوں کا سننا ثابت کرتی ہے' بلکہ ایک خاص واقعہ اور معجزہ کا ذکر ہے اور ایسی بات سے مردوں کے سننے پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے اور نہ کسی محدث نے استدلال کیا ہے اور مصنف کا یہ کہنا بھی غلط ہوا کہ یہ روایت ان روایتوں میں سے ہے جو کہ قرآن کریم کے مضمون کو باطل کر دینے والی ہیں۔ معاذاللہ!

محدثین یہاں قرآن کریم میں کوئی تاویل نہیں کرتے' بلکہ وہی کہتے ہیں جو ہم نے لکھا ہے' ہاں بعض علماء آیت میں تاویل کرتے ہیں جیسا کہ مصنف رسالہ نے ذکر کیا ہے' مگر محدثین اس قسم کی تاویل قطعاً نہیں کرتے' بلکہ ہم ایسی تاویلوں کو صحیح نہیں مانتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پندرہواں اعتراض

کہتے ہیں کہ ارشاد ہے کہ:

﴿ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا . . . ﴾ (الأنعام٦/ ٢٢)

''اور قیامت کے دن ہم سب کو اٹھائیں گے.....'' الخ۔

الجواب

اولاً: اس آیت میں سب کے اکٹھے اٹھانے کا ذکر ہے' اس کے خلاف نہ کسی آیت میں ہے' نہ حدیث میں بلکہ وقتی طور پر کسی ایک کو سوال کے لیے اٹھانا اور بات ہے' جیسے کہ پہلے تفصیل سے بیان ہوا۔

ثانیًا: اس مضمونِ قرآنی میں یہ وضاحت ہے کہ قیامت کے روز جن کو مشرکین پکارتے ہیں وہ انکار کر دیں گے کہ ہمیں کوئی پتہ نہیں کہ تم کس کو پکارتے تھے' سو واقعی اس پر ہمارا ایمان ہے کہ مردے کسی کی پکار نہیں سنتے اور کسی حدیث صحیح میں مردے کے سننے کا ثبوت نہیں' جو ذکر کرتے ہیں وہ سب قواعد کے لحاظ سے غیر ثابت ہیں اور بخاری والی روایت ان کے خلاف نہیں نہ اس میں مردوں کے سننے کی تصریح ہے جیسا کہ بیان ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سولھواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: ''افسوس کہ ہمارے محدثین نے قرآن پاک کو بالکل نظرانداز کر دیا' صرف اپنے اعتماد پر قرآن مجید کے خلاف ایک محاذ قائم کر دیا' جب ان کی روایت کردہ احادیث خصوصاً پیشین گوئیوں کے متعلق عوام میں مشہور ہو گئیں' تو عام لوگوں نے ان کی تحقیق پر اعتماد کرتے ہوئے قبول کر لیا اور قرآن کریم میں غور و خوض کرنے کا جذبہ مفقود ہو گیا۔''

الجواب

یہ محض بہتان اور اتہام ہے۔ محدثین قرآن و حدیث دونوں کو اپنے لیے مشعل راہ اور دستور اور اصل و قانون تسلیم کرتے ہیں' اور حدیث کو قرآن کریم کی تفسیر سمجھتے ہیں' حدیث کی روشنی میں قرآن کریم کو سمجھنا ضروری جانتے ہیں لیکن پہلے جرح و تعدیل کی منزلوں میں ان کو پرکھتے ہیں' جب صحیح ثابت ہوتی ہے پھر اس کو مانتے ہیں' اور وہ بحمدللہ کبھی قرآن کریم کے خلاف نہیں ہو سکتی' بلکہ اس کو قبول کرنے سے قرآن کریم کا رد لازم آئے' تو ایسی صورت میں اس روایت کو محدثین موضوع قرار دیتے ہیں' جیسے شرح نخبہ' ص:۵۷ پر مذکور ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن جو حدیث بخاری والی ہے یا عذاب جہنم کی حدیثیں ایسی نہیں ہیں' کے قبول کرنے سے قرآن کریم کا رد لازم آئے' جیسے کہ بیان ہوا اور ایسی روایتیں تو صریح قرآن کریم کے خلاف ہوتی ہیں' وہ قواعد محدثین کی رو سے بھی ضعیف اور غیر صحیح ہوتی ہیں' اور جو صحیح ثابت ہوتی ہیں وہ کبھی قرآن کریم کے خلاف نہیں ہیں۔

نیز حدیث کا علم حاصل کرنے سے قرآن کریم میں غور و خوض کرنے کا جذبہ مفقود نہیں ہوا' بلکہ زیادہ شوق ہوا اور قرآن کی اصل اور صحیح تفسیر سامنے آئی یہ ضرور ہوا کہ اہل الرائے اور ہوا پرستوں کا حیلہ ختم ہوا' جو قرآن کریم کو اپنی خواہشات کے لیے استعمال کرتے ہیں' اس لیے امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«أَصْحَابُ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ»(سنن الدارمي: ١/ ٤٧)

''یعنی حدیثوں والے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو دوسروں سے زیادہ جاننے والے ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سترہواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: "لوگ سمجھتے ہیں کہ حدیث فرمان رسول ہے اور رسول سے زیادہ کوئی ماہر قرآن نہیں ہو سکتا' یہ بات تو بالکل صحیح ہے کہ رسول سے زیادہ قرآن کے نکات سے کوئی واقف نہیں ہو سکتا' مگر ہر روایت فرمان رسول ہی ہے یہ ہرگز صحیح نہیں' کیونکہ جو روایت قرآن کریم کے صریح خلاف ہے وہ فرمان رسول نہیں ہو سکتا' رسول کا کام خدا کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانا ہے۔"

الجواب

اولاً : الحمدللہ! مان لیا کہ رسول ﷺ سے زیادہ کوئی قرآن کریم کو نہیں جانتا' جب یہ بات ہے تو اس قسم کی تفسیر ہونا ضروری ہے' تاکہ امت گمراہی سے بچے اور کسی کو قرآن کریم میں اپنی رائے کو استعمال کرنے کا موقعہ نہ ملے' حدیث کی محبت اور اس کو تسلیم کرنے کے لیے یہی سب سے بڑی دلیل ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ صحیح حدیث قرآن کریم کے خلاف نہیں ہو سکتی۔

ثانیًا : واقعی ہر روایت نبی ﷺ کا قول نہیں ہو سکتا' اس کے لیے قواعد محدثین بنے ہیں' لیکن جو بات صحیح سند سے ثابت ہے' اس کے لیے تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ آپ کا قول یا فعل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثالثًا: قرآن کے خلاف ہونے کا جو مطلب ہم نے بیان کیا ہے اس لحاظ سے کوئی صحیح حدیث قرآن کریم کے خلاف نہیں۔

لہٰذا! ہر ظاہری اختلاف کو دیکھ کر حدیث کو رد کرنے کی جرأت کرنا صحیح نہیں' ورنہ ایسا اختلاف تو قرآن میں بھی پایا جاتا ہے۔

رابعًا: رسول اللہ ﷺ کا صرف یہ کام نہیں کہ اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے' لیکن ان کا یہ بھی منصب ہے کہ اس کا مطلب اور اس پر عمل کرنے کا طریقہ بھی لوگوں کو سمجھائے جیسا کہ ارشاد ہے کہ:

﴿ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ ﴾ (النحل١٦/ ٤٤)

"اور یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں۔"

پس اس تفسیر اور بیان کا اس وقت تک بلکہ قیامت تک باقی اور محفوظ رہنا ضروری ہے' تاکہ لوگ قرآن کریم پر صحیح طور پر عمل کریں۔ اس آیت سے واضح ہو گیا کہ حدیث سے ہٹ کر قرآن کریم کی تفسیر کرنا گمراہی کا باعث ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھارہواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: "اس میں کسی قسم کی زیادتی کرنا اس کے منصب کے خلاف ہے' مثلاً قرآن کریم میں جگہ جگہ اس زندگی کے بعد موت کا طاری رہنا بیان فرمایا گیا ہے' قیامت سے پہلے زندہ کرنے کا حکم اس معبود نے ہرگز نہیں دیا۔"

الجواب

زیادتی الفاظ کی ہو یا مضمون میں ایسی زیادتی ہو جو اصل کے خلاف ہو تو وہ باطل ہے اور قرآن کریم باطل زیادتی سے محفوظ ہے:

﴿ وَإِنَّهُۥ لَكِتَٰبٌ عَزِيزٌ ﴿٤١﴾ لَّا يَأْتِيهِ ٱلْبَٰطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦ ﴾ (حم السجدة٤١/ ٤١-٤٢)

"یہ بڑی باوقعت کتاب ہے جس کے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے۔"

مگر نبی ﷺ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا شارح اور بیان کرنے کا منصب عطا کیا اس نے اگر کوئی ایسی بات کہی یا فیصلہ دیا تو اس کا قرآن کریم سے ٹکر نہیں' وہ برحق ہے اور ان کا فرمان قرآن سے کبھی نہیں ٹکراتا اور قرع نعال "پاؤں کی آواز" اس وقت سننا قرآن کریم کے خلاف نہیں' کیونکہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں یہ بھی الفاظ ہیں:

«أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ ﷺ»(صحيح البخاري، الجنائز، باب ماجاء في عذاب القبر، ح: ١٣٧٤)

"دو فرشتے آکر اس کو اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ اس شخص یعنی محمد ﷺ کے متعلق کیا کہتا تھا۔"

اس سے ظاہر ہوا کہ اس وقت اس میں روح لوٹائی جاتی ہے یہ ایک لمحہ کے لیے ہے جو عام موت کے خلاف نہیں' جس کی مثالیں ہم نے قرآن کریم سے بھی ذکر کیں' اگر وہ آیتیں اس آیت:

﴿ ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ﴿١٦﴾ ﴾ (المؤمنون٢٣/ ١٥-١٦)

"اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مرجانے والے ہو' پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے۔"

کے خلاف نہیں تو یہ حدیث بھی اس کے خلاف نہیں' یہ عارضی تھوڑی دیر کے لیے حیاتی ہے اور اس وقت پاؤں کی آہٹ سننا یہ نزاع سے خارج ہے چونکہ وہ لمحہ جس میں وقتی طور پر جان آئی اس دوران آواز سننا بعید نہیں اور کھانے پینے کی حاجت ہو کہ ان کو کچھ وقت کے لیے حیاتی دی جائے' لیکن یہ نہیں ہے لہٰذا یہ سوال بھی صحیح نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انیسواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: ”سزا میں بار بار مرنا اور بار بار زندہ ہونا اور قیامت تک اس کے جسم کا بننا‘ بگڑنا بندوں کی طاقت سے ثابت کر دکھایا‘ مردہ جسم میں روح کا داخل ہونا جنت اور دوزخ کا نظارہ کرنا سب کچھ تسلیم کر لیا‘ جو سراسر قرآن کریم کے خلاف ہے۔“

الجواب

یہی اعتراض اگر برحق ہے تو قرآن پر بھی وارد ہو سکتا ہے‘ کیونکہ ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَٰهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ ﴾ (النساء ٤/ ٥٦)

”جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا انہیں ہم یقیناً آگ میں ڈال دیں گے جب ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔“

اب یہاں بھی بیان ہے کہ ایک چمڑی جل جائے گی‘ پھر دوسری دی جائے گی حالانکہ چمڑی کے جل جانے تک انسان مر ہی جاتا ہے‘ پھر دوسری چمڑی دینے کے معنی اس کو دوسری حیات ملی‘ پھر وہ بار بار مرتا جیتا رہے گا‘ یعنی نہ ہمیشہ زندہ ہے اور نہ ہی ہمیشہ مردہ اس کی طرف اشارہ ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿١٣﴾ ﴾ (الأعلى ٨٧/ ١٣)

"جہاں پھر نہ وہ مرے گا نہ جیئے گا۔"

اب یہاں بھی اعتراض کرو گے کہ یہ بھی قرآنی قاعدے کے خلاف ہے۔

ثانیًا: مرجانے کے بعد اس میت کا دنیا سے کوئی تعلق نہیں رہتا' نہ کسی کی پکار سنتا ہے نہ حالت دیکھ سکتا ہے' حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا واسطہ رہتا ہے' جیسے شہیدوں کے لیے آیا ہے:

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿١٦٩﴾ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٧٠﴾ ۞ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٧١﴾ ﴾ (آل عمران ٣/ ١٦٩-١٧١)

"جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں' بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی بابت جو اب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں' اس پر کہ انہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے' وہ خوش ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے بھی کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین: غور فرمائیں! کہ شہید وہ ہے جو جان سے مارا جائے اس کی جان نکل گئی' اس کی آنکھ دیکھنے سے 'کان سننے سے' زبان بولنے سے' دل سمجھنے سے بلکہ ہر ایک عضو اپنے کام سے بیکار ہو جاتا ہے' اس کو کفن دے کر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور پھر میت کے سارے احکام اس پر جاری ہو رہتے ہیں' مثلاً اس کی بیوی عدت میں بیٹھتی ہے عدت کے بعد اس کو دوسرے خاوند سے نکاح کرنے کی اجازت ہوتی ہے' اس کی اولاد یتیم کہلاتی ہے' اس کا مال ورثہ میں تقسیم ہوتا ہے' اس کے لیے دعا مغفرت کی جاتی ہے اور عزیز و اقارب ایک دوسرے کے پاس تعزیت کے لیے آتے ہیں' اب ایسی میت کو کیا خوشی اور غم کا احساس ہو سکتا ہے؟ یا وہ کھا پی سکتی ہے یا وہ کسی زندہ کی خبر سن سکتی ہے؟

لیکن قرآن کریم تصریح سے کہتا ہے کہ ان کو رزق ملتا ہے یعنی ان کو کھانا پینا نصیب ہے اور وہ دنیا والے لوگ جو ان سے ملے بھی نہیں ان کی حالت سن کر خوش ہوتے ہیں کہ ان کے لیے نہ خوف ہے اور نہ غم ہے۔

اب سوال ہے کہ ان بے حس لوگوں کو ان چیزوں کا احساس کیسے ہوا؟

اب صاحب رسالہ قرآن کریم پر بھی اعتراض کریں کہ یہ نامعقول بات ہے اور قرآنی قواعد کے خلاف ہے ورنہ صرف یہ سبب حدیث پر اعتراض کرنے کے لیے صحیح نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس ثابت ہوا کہ دنیا کے ساتھ میت کا تعلق نہیں۔ چاہے ویسے مرجائے یا قتل ہو جائے' دنیا سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ نہ سن سکتا ہے' نہ کسی بات کا اس کو احساس ہو سکتا ہے' نہ کھاتا' نہ پیتا' نہ بولتا ہے' مگر اللہ تعالیٰ اس کو جس طرح احساس دلائے' دلا سکتا ہے' جیسا عذاب کرے' کر سکتا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات سن کر اس پر ایمان لانا چاہیئے' ایمان بالغیب کا حکم ایسی باتوں کے لیے ہے اور یہ دیانت داری نہیں ہے کہ ایک بات کو بہانہ بنا کر حدیث کو رد کیا جائے اور وہی بات قرآن میں مانی جائے' اگر یہی وجہ حدیث کے رد کرنے کی ہے تو دشمنانِ اسلام ان ہی چیزوں کی بناء پر قرآن کریم پر اعتراض کرتے ہیں اور لوگوں کو شبہات میں ڈالتے ہیں صاحب رسالہ نے ان کے لیے راہ ہموار کی ہے اور یہ بھی انصاف نہیں کہ ایسی باتوں کی بنا پر حدیث کو قرآن کریم کے خلاف کہنا صحیح ہے تو جو لوگ ایسی باتوں کی بنا پر قرآن کریم کی آیات کو ایک دوسرے کے خلاف کہتے ہیں تو ان کی بات بھی صحیح ہو جائے گی۔ گویا کہ حدیث کو اعتراض کا موقعہ بنا کر قرآن کریم پر اعتراض کی راہ ہموار کی جا رہی ہے۔

لہٰذا سلامتی کا یہ راستہ ہے کہ یہ اعتراض صحیح نہیں جو قرآن کریم اور صحیح احادیث میں باتیں ہیں ان پر ایمان رکھا جائے۔ یہاں عقل کا گھوڑا لنگڑا ہے اور سوائے رضا و تسلیم کے کوئی چارہ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیسواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: "ہر ایک کو یہی ہدایت دی گئی کہ قیامت کے دن سے دنیا والوں کو خوف دلا دیں' قرآن کریم میں جن جن پیغمبروں کے حالات بیان کیے گئے وہاں قیامت کے ہی دن سے ڈرانے کا تذکرہ ہے خود نبی کریم ﷺ کو بھی یہ حکم فرمایا اب کس کی عقل باور کر سکتی ہے کہ آپ نے عذابِ قبر سے ڈرانے کا حکم فرمایا۔"

الجواب

رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے ڈرایا اور اس سے قبل مقدمات سے بھی ڈرایا اور قبر کا عذاب اس کا پیش خیمہ ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

«عَنْ عُثْمَانَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ بَكَى حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هٰذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرَ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدَّ مِنْهُ»(سنن الترمذي، الزهد، باب ماجاء في فضاعة القبر وانه أول منازل الآخرة، ح:٢٣٠٨، سنن ابن ماجة، الزهد، باب ذكر القبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والبلیٰ، ح: ٤٢٦٧)

"عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تھے تو اتنا روتے تھے کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی تھی۔ پھر آپ سے کہا گیا کہ آپ جنت اور جہنم کو بھی یاد کرتے ہیں تو اتنا نہیں روتے' اس قبر پر اتنا کیوں روتے ہیں' فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخرت کی منزلوں میں سے قبر پہلی منزل ہے جو اس سے نجات پا گیا تو آگے اس کے لیے آسانی ہے اور جس نے اس سے نجات نہیں پائی تو اس کے لیے آگے اور سختی ہے۔"

اور سورت مؤمن کی آیت گزری کہ:

﴿ ٱلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ أَدْخِلُوٓا۟ ءَالَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ ٱلْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ ﴾ (المؤمن ٤٠/ ٤٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکیسواں اعتراض

یہ کرتے ہیں کہ: ”آپ کی زبان مقدس سے قرآن مجید کے خلاف کوئی بات کس طرح نکل سکتی ہے غور کرنے کی بات ہے۔“

الجواب

اولاً: یہ بات بار بار بیان ہو چکی ہے تو بار بار اس کا اعادہ کرنا فضول ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمایا وہ قرآن کریم کے خلاف نہیں ہے۔

ثانیًا: صاحب رسالہ نے پوری آیت نہیں لکھی، پورا مضمون اسی طرح ہے:

﴿ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَهُمُ ٱلْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ٱرْجِعُونِ ﴿٩٩﴾ لَعَلِّىٓ أَعْمَلُ صَـٰلِحًا فِيمَا تَرَكْتُ ۚ كَلَّآ ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ۖ وَمِن وَرَآئِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٠٠﴾﴾ (المؤمنون ۲۳/ ۹۹۔۱۰۰)

”یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے، کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کر لوں، ہرگز ایسا نہیں ہو گا، یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے، ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب آیت کے اس مضمون سے واضح ہے کہ دنیا کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں' نہ یہاں آسکتے ہیں اور نہ کسی سے بات کر سکتے ہیں' نہ کسی کی سن سکتے ہیں۔ لیکن اس میں یہ انکار نہیں کہ وہاں ان کو اللہ تعالیٰ خطاب کرے یا احساس دلائے یا عذاب کرے یا مہربانی کرے۔ لہٰذا یہ آیت آپ کو کوئی فائدہ نہیں دیتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائیسواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: "اور بندے حضور کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ((اعاد فیه الروح)) تعجب ہے راوی پر اور حیرت ہے قبول کرنے والے پر! پروردگار تو فرماتے ہیں:

﴿ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ ٱلْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ ٱلصُّمَّ ٱلدُّعَآءَ إِذَا وَلَّوْا۟ مُدْبِرِينَ ﴿٨٠﴾ ﴾

(النمل۲۷/ ۸۰)

اور بندے رسول کی زبان سے کہلائے:

«مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ»

رب تو فرمائے:

﴿ ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ تُبْعَثُونَ ﴿١٦﴾ ﴾ (المؤمنون۲۳/ ۱۵ـ۱٦)

اور بندے نبی کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ قبر میں جاتے ہی زندہ ہو جاتا ہے' اور قیامت تک عذاب و ثواب سے بہرہ ور ہوتا رہتا ہے۔

الجواب

حدیث میں یہ الفاظ نہیں کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا' بلکہ وہ سوال کے لیے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عارضی زندگی ہے جس کے لیے ہم نے قرآن کریم سے چند مثالیں پیش کیں۔ لہٰذا یہ کوئی مخالفت نہیں' اس طرح بھی حدیث میں نہیں کہ زندہ ہو کر دنیا سے ان کا تعلق رہے گا' بلکہ وہیں قبر میں اللہ تعالیٰ جو چاہے ان کے ساتھ سلوک کر سکتا ہے' لہٰذا یہ کوئی منافات نہیں' یہ تین دفعہ زندگی نہیں معروف زندگیاں دو ہیں' یہ عارضی اور کچھ لمحہ کے لیے زندگی ہے' بہرحال قرآن کریم و حدیث دونوں کے نظریئے صحیح ہیں' کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیئیسواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: "اگرچہ زبان سے احادیث کا درجہ قرآن کریم کے بعد تسلیم کرتے ہیں مگر عملاً حدیث پر ہی فتویٰ دیتے ہیں ذرا سوچئے کہ جو مسئلہ قرآن کریم میں صراحۃً بیان کر دیا گیا' اس کے خلاف فرمان رسول کس طرح ہو سکتا ہے۔"

الجواب

یہ محض بہتان ہے' محدثین رحمۃ اللہ علیہم کبھی کسی حدیث کو بغیر تحقیق کے قبول نہیں کرتے' پہلے اس کی سند اور متن کی اچھی طرح چھان بین کرتے ہیں پھر جب صحیح پاتے ہیں تو اس کو قبول کر لیتے ہیں اور بحمد للہ جو احادیث ان کے قواعد کی رو سے صحیح ہوتی ہیں وہ ہرگز قرآن کریم کے خلاف نہیں ہوتیں' جہاں بھی تھوڑا بہت اختلاف ہوتا ہے وہ دفع ہو سکتا ہے' لیکن مصنف رسالہ کی طرح اگر ہر اختلاف کو لیا جائے تو پھر قرآن کریم کی بھی کئی آیتیں اس زد میں آئیں گی' جیسا کہ مثالوں میں بیان ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوبیسواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: "تبلیغ سے اور بھی بہت سی باتیں ایسی مل جاتی ہیں جو قرآن مجید کے خلاف اشارہ مثلاً خروج دجال' نزول مسیح' ظہور مہدی وغیرہ ان باتوں کے متعلق قرآن مجید میں اشارہ کچھ بھی بیان نہیں کیا گیا' مگر بندوں نے ایسے ایسے افسانے گھڑے کہ سننے والے کی عقل دنگ رہ جائے۔ قرآن ہدایت کے سراسر خلاف۔"

الجواب

اولاً: ان تینوں خروج دجال' نزول مسیح اور ظہور مہدی کا کہیں قرآن کریم میں انکار نہیں' پھر مخالفت کا الزام غلط ہے' ان تینوں مسائل کی احادیث بے شمار ہیں جن کے انکار کی جرأت دیانت کے خلاف ہے' اور قرآن کریم میں کہیں اس کی نفی نہیں' اس طرح زائد باتیں جو قرآن کریم کے خلاف نہیں ان کے ماننے پر آپ بھی مجبور ہیں' جیسا کہ اوپر مثالیں گزریں۔

ثانیاً: نزول مسیح کے بابت قرآن کریم میں ذکر ہے' جیسا کہ ارشاد ہے کہ:

﴿وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف٤٣/ ٦١)

"اور یقیناً عیسیٰ (علیہ السلام) قیامت کی علامت ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام قیامت کی نشانی اس وقت ہو سکتے ہیں جب کہ وہ دنیا میں آئیں' ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی موجود تھے' پھر ان کے آنے کے بعد ان کی امت کو بتانا کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے آنے کی نشانی ہے' اور یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ اب تک مرا نہیں ورنہ مر جانے والا دنیا میں واپس نہیں آسکتا' جیسا کہ آیت گزری:

﴿ وَمِن وَرَآئِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٠٠﴾ ﴾ (المؤمنون۲۳/ ۱۰۰)

اسی طرح دوسری جگہ ہے:

﴿ وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ ﴾

(النساء٤/ ١٥٩)

"اہل کتاب میں ایک ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لا چکے۔"

اس آیت نے بتلا دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام موجود ہیں اور دنیا میں آئیں گے' چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی حدیث بیان کرتے ہوئے استدلال کے طور پر اس آیت کو پیش کیا۔ (مشکوۃ شریف' ص: ۴۷۱' بحوالہ بخاری و مسلم)

الغرض ان تینوں مسئلوں میں قرآن کریم نے کوئی انکار نہیں کیا' لہذا تسلیم کرنا اس کے منافی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پچیسواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: "دجال کے فتنے سے ہر نبی نے ڈرایا، مگر ایک بات کسی نبی نے نہیں بتائی کہ وہ تم کو بتاتا ہوں، دجال کانا ہے اور اللہ کانا نہیں۔ معاذاللہ ثم معاذاللہ

اس روایت پر نظر کیجئے حضور اکرم ﷺ کا ہر نبی کے زمانہ میں موجود رہنا بلکہ حاضر و ناظر رہنا صراحۃً ثابت ہے کسی نبی نے مجمع و تخلیہ میں اپنی امت کو ڈرایا اور دجال کا کانا نہیں بتلایا۔"

الجواب

اولاً: اس میں کون سی بات ہے جو قابل اعتراض ہے مخالفت برائے مخالفت اور بات ہے۔ ایک بات جو پہلے انبیاء علیہم السلام نے نہیں فرمائی اور رسول اللہ ﷺ نے بتائی تو اس میں کون سی مشکل بات ہے، رسول اللہ ﷺ نے میراث اور ترکہ کے مسائل بتلائے جو قرآن کریم میں مذکور ہیں، مگر اگلے نبیوں میں سے کسی سے منقول نہیں، نہ قرآن کریم نے بتایا، نہ انجیل نے، نہ توریت نے اور نہ زبور نے تو یہاں بھی مصنف رسالہ عجب کرے گا، کہ کسی نبی نے بات نہیں کہی اور آپ نے کیسے کہہ دی۔ ہاں اگر قرآن کریم میں اس بات کی نفی ہو تو پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراض کی صورت بن سکتی ہے۔

ثانیًا: یہاں نبی ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کے لیے کوئی اشارہ نہیں' بلکہ آپ نے جو کچھ خبر دی ہے وہ وحی کے ذریعہ دی ہے:

﴿ قُلْ إِنَّمَآ أُنذِرُكُم بِٱلْوَحْيِ ۚ وَلَا يَسْمَعُ ٱلصُّمُّ ٱلدُّعَآءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ ﴿٤٥﴾ ﴾ (الأنبیاء۲۱/ ٤٥)

"کہہ دیجئے! میں تو تمہیں اللہ کی وحی کے ذریعے آگاہ کر رہا ہوں' مگر بہرے لوگ بات نہیں سنتے جبکہ انہیں آگاہ کیا جائے۔"

اور فرمایا:

﴿ قُل لَّآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّى مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿٥٠﴾ ﴾ (الأنعام٦/ ٥٠)

"آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ فرشتہ ہوں' میں تو صرف جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے اس کا اتباع کرتا ہوں' آپ کہیے کہ اندھا اور بینا کہیں برابر ہو سکتا ہے؟ سو کیا تم غور نہیں کرتے۔"

ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو عالم الغیب تھے اور نہ حاضر و ناظر' صرف وہی چیز بتا سکتے ہیں جس کا وحی کے ذریعہ ان کو علم ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھبیسواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: "روایت میں ہے کہ منکر نکیر سوال و جواب کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ ہمیں پہلے ہی معلوم تھا تو یہ کہے گا خوب مزے کی بات ہے خدا نے نہیں بتائی، مگر بندوں نے افسانہ تراشی میں کمال کر دکھایا، یہ نہ سوچا قبر میں زندہ ہونے سے تین دفعہ کی زندگی اور تین دفعہ کی موت ماننی پڑتی ہے۔"

الجواب

اس روایت میں کہاں ہے کہ منکر نکیر عالم الغیب ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ان کو معلوم ہوتا ہے ایسی بات کو افسانہ کہنا محض حدیث دشمنی ہے جس کو آج تک تمام مسلمان برحق مانتے چلے آئے ہیں کیونکہ غیب اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جو کچھ جس کو چاہے بتلاتا ہے اس سے زیادہ وہ نہیں جانتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستائیسواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: ”اور عالم الغیب والشہادۃ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن منکر بندے یوں اعتراف کریں گے:

﴿ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ﴿١١﴾ ﴾ (المؤمن۴۰/۱۱)

مگر بندوں کی تحقیق انوکھی ہے ان کا کہنا ہے کہ آدم علیہ السلام سے لے کر قرب قیامت تک جتنے مرے اور مریں گے حقیقت میں کوئی مردہ نہیں سب عالم برزخ میں زندہ ہو کر عذاب اور ثواب حاصل کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے' جب اوّل بار صور پھونکا جائے گا تب سب مریں گے اور ۴۰ سال تک اسی حالت میں رہیں گے جب دوبارہ صور پھونکا جائے گا سب زندہ ہو جائیں گے اور الخ۔

الجواب

اولاً: واقعی اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے ان کے ساتھ اس صفت میں کوئی شریک نہیں اور یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ واقعی عام دو زندگیاں اور دو موت ہوتے ہیں' مگر درمیان میں ضمنی اور عارضی زندگی ان کے منافی نہیں' جیسا کہ بیان ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکا ہے اور یقیناً وہ مرے رہے ہیں' دنیا سے ان کا کوئی تعلق نہیں' لیکن وہاں ان کو اللہ تعالیٰ جیسا چاہے عذاب کر سکتا ہے ایک جگہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿ وَلَوْلَآ أَن ثَبَّتْنَٰكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيلًا ﴿٧٤﴾ إِذًا لَّأَذَقْنَٰكَ ضِعْفَ ٱلْحَيَوٰةِ وَضِعْفَ ٱلْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿٧٥﴾ ﴾ (بني إسرائيل١٧/ ٧٤-٧٥)

"اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو بہت ممکن تھا کہ ان کی طرف قدرے قلیل مائل ہو ہی جاتے' پھر تو ہم بھی آپ کو دوہرا عذاب دنیا کا کرتے اور دوہرا ہی موت کا' پھر آپ نے اپنے لیے ہمارے مقابلے میں کسی کو مددگار بھی نہ پاتے۔"

اب صاحب رسالہ بتائیں کہ موت کے عذاب کا کیا مطلب ہے؟ ثابت ہوا کہ موت کی حالت میں بھی عذاب ہو سکتا ہے جس کی پوری کیفیت کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے' مگر صرف اپنی عقل کی کوتاہی کی بنا پر انکار کر دینا صحیح نہیں ہے۔

ثانیًا: خود آیت میں وضاحت ہے کہ پہلی پھونک کے وقت سب بے ہوش ہو جائیں گے۔ جیسے اوپر گزرا' لہٰذا ان کی حیات کا دعویٰ کوئی نہیں کر سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھائیسواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: ”بہت سی باتیں احادیث میں ایسی ہیں جو قرآن کریم کے بالکل مخالف ہیں چاہیئے تو یہ تھا کہ ان احادیث کی مناسب تاویل کرتے اور تاویل نہیں ہو سکتی تو انکار کرتے' کیونکہ کسی انسان سے غلطی ہو جانا کوئی ناممکن بات نہیں ہے' جب کہ ان کا زمانہ بھی پیغمبر خدا ﷺ سے ڈیڑھ سو سال بعد کا ہے۔“

الجواب

یہ بات حقیقت کے خلاف ہے اور کوئی صحیح حدیث قرآن کریم کے خلاف نہیں' یہ اپنی سمجھ کی بیماری ہے اگر غور کیا جاتا ہے تو ان کے اندر اختلاف نہیں رہتا۔

مصنف رسالہ کو حدیث دشمنی سے خالی الذہن ہو کر دیکھنا چاہیئے تو ان شاء اللہ کوئی صحیح حدیث قرآن کریم کے خلاف نظر نہیں آئے گی اور جہاں ایسا اختلاف ہو کہ کوئی تطبیق ممکن نہیں تو وہ روایت سرے سے قواعد کے لحاظ سے ضعیف یا باطل ہے' قواعد کے لحاظ سے روایت صحیح ہو اور قرآن کریم کے خلاف ہو یہ ناممکن ہے۔ صرف یہ مخالفت نہیں کہ حدیث کسی ایسی چیز کا ذکر کرے جس کا قرآن کریم میں ظاہراً ذکر نہ ہو' بلکہ مخالفت اس صورت میں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حدیث ایسی چیز کا دعویٰ کرے جس کی قرآن کریم میں نفی ہو' جیسے اوپر بیان ہوا اور یہ بھی غلط کہ ڈیڑھ سو سال کے بعد حدیثیں لکھی گئیں' بلکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہی احادیث لکھنا شروع ہوا جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتیسواں اعتراض

کہتے ہیں کہ: "میرا عقیدہ ہے کہ ان بزرگوں نے نبی ﷺ کے حالات اکٹھا کرنے میں کافی کوشش کی' قرآن پاک کی طرف توجہ نہیں کی۔ اس لیے کتاب الایمان میں ایسا مواد جمع ہو گیا جو قرآن کریم کے خلاف' بلکہ حضور ﷺ کے منصب کے خلاف ہے۔"

الجواب

یہی آپ کا عقیدہ خطرناک ہے جس نے آپ کو حدیث کا دشمن بنایا ہے ورنہ محدثین کی کوشش نہایت کامیاب تھی اور کوئی جھوٹی یا ضعیف حدیث' صحیح میں مخلوط نہیں ہو سکتی۔ ہم مصنف رسالہ کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ محدثین کی تعلیل کے باب کا اچھی طرح مطالعہ کریں' تاکہ آپ کو پتہ لگے کہ ان کی کوشش کس طرح کامیاب رہی' رسول اللہ ﷺ واقعی اس کے مکلف ہیں کہ وہی بات بتائیں جو وحی کے ذریعہ سے آئی اور ہم نے پہلے ثابت کیا کہ وحی آپ کے پاس دو قسم کی آتی تھی۔

قرآن کریم اور حدیث دونوں وحی ہیں تو جو کچھ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بتلایا وہی بتاتے تھے' لہٰذا ان پر اعتراض صحیح نہیں اور ماضی خواہ حال یا مستقبل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ آپ نے بتایا سب اللہ تعالیٰ کی وحی کے تحت بتایا ہے' بعض چیزیں قرآن کریم کے ذریعے اور بعض حدیث کے ذریعے جو وحی کی دوسری قسم ہے ایک کو تسلیم کرنا اور دوسرے کو نہ ماننا ایمان کے خلاف ہے' رسول اللہ ﷺ نے جو صحابہ کو بتایا وہ کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لکھتے تھے۔ اور ہم تک یہ دین محفوظ ہو کر پہنچا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے رسالوں کا ذکر کتابوں میں آتا ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ یہ چیز ثابت ہوتی تو صحابہ لکھتے' ورنہ لکھنے سے محروم ہوتے' غلط ثابت ہوا۔ نیز یہ حکم خداوندی ہے:

﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ ﴾ (المائدة٥/ ٣)

"آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا۔"

تب بھی صحیح ہو گا جب حدیث کو تسلیم کیا جائے' کیونکہ پورے احکام اور مسائل' قرآن کریم و حدیث شریف دونوں کو دیکھ کر معلوم کیے جا سکتے ہیں' کئی مسائل حدیث سے معلوم ہوتے ہیں جن کیلئے ذرہ بھر بھی قرآن میں نہیں' اس لیے قرآن و حدیث پر ایمان لانا ہی دین کے مکمل ہونے پر ایمان لانا ہے۔

آخر میں ہم مصنف رسالہ اور ان کے ہم نواؤں کو مشورہ دیتے ہیں کہ جلد بازی سے کام نہ لیں' بلکہ احادیث شروح احادیث مصطلح اور اصول حدیث کی کتابیں مطالعہ کریں' ان شاء اللہ العزیز اس قسم کے اعتراضات کرنے کی خواہش ہی نہیں ہو گی اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے اور ذلت و گمراہی سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ العرب والعجم علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ
کی علمی و تحقیقی مباحث پر مبنی مایہ ناز کتاب

رفع الاختلاف
فی
مسائل الخلاف

جس میں:

① سماع خطبہ عیدین کی فرضیت واستحباب۔

② ترک سنن ونوافل کا جواز وعدم جواز۔

③ ایصال ثواب الی المیت کی نیت سے قرآن خوانی کی شرعی حیثیت پر انتہائی محققانہ اور عادلانہ فیصلہ تحریر کیا گیا ہے' اس علمی بحث کے دوران تقریباً 23 اور مسائل ضمناً بیان ہوئے ہیں' جنہوں نے کتاب کی علمی افادیت کو چار چاند لگا دیے ہیں۔

یہ کتاب عنقریب چھپ کر منظر عام پر آ رہی ہے۔(اِنْ شَآءَ اللّٰہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق کتاب

توحید خالص

عقیدہ توحید پر لکھی ہوئی یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے:

پہلے حصے میں:

28 طریقوں سے 477 قرآنی آیات، 20 طریقوں سے 150 احادیث سے استدلال کرکے [اِسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ] کے مسئلے پر انتہائی دقیق وعمیق نقطوں سے بحث کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ [بائن عن الخلق] ہے۔ اس کے ساتھ قرآن وسنت کی نصوص اور سلف صالحین کے اقوال کی روشنی میں صوفیاء کے عقیدہ [وَحْدَةُ الْوُجُوْد] کی نفی اور رد کیا گیا ہے۔

دوسرے حصے میں:

قرآن وسنت کی روشنی میں دعا کا صحیح اسلامی تصور، اس کا طریقہ، غیر اللہ کو پکارنے کی سخت ممانعت اور مروجہ وسیلہ کی تردید۔ انتہائی عالمانہ اور فاضلانہ انداز میں کی گئی ہے۔

اس ایڈیشن کی خصوصیات:

① قرآنی آیات واحادیث کی تخریج ② احادیث اور عربی عبارات پر مکمل اعراب ③ عالمی معیار کے مطابق اعلیٰ کاغذ پر طباعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبۃ الدعوۃ السلفیہ

کی اُردو مطبوعات

امام صحیح العقیدہ ہونا چاہیے	علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ	25/-
نشاط العبد بالجہر [رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ]	علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ	30/-
رکوع کے بعد ہاتھ باندھنا	علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ مترجم: عبدالرحمٰن میمن	25/-
خطبات راشدیہ (اوّل)	علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ ترجمہ و ترتیب: عبدالرحمٰن میمن	150/-
اِتباع سنت	علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ	20/-
رموز راشدیہ	ترتیب و پیشکش: عبدالرحمٰن میمن	35/-
عقیدہ توحید اور علماء سلف کی خدمات	علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ	70/-
تواتر عملی یا حیلہ جدلی	علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ	20/-
عذاب قبر کی حقیقت	علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ	50/-
اہل حدیث کے امتیازی مسائل	علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ	30/-
مروجہ فقہ کی حقیقت	علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ	100/-
غیر اللہ کی نذر و نیاز	علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ	45/-
آٹھ رکعت تراویح سنت ہے	علامہ زبیر علی زئی حفظہ اللہ	25/-
جادو اور کہانت	شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ	16/-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقی ولی کی پہچان	شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ	25/-
سنت کی آئینی حیثیت	فضیلۃ الشیخ علامہ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ	40/-
کہاں ہیں انبیاء کے وارث؟	ابوعبیداللہ موں حفظہ اللہ	25/-
عقیدہ [نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ]	ڈاکٹر ابوجاوید عبداللہ دامانوی	60/-
بدعت اور امت پر اس کے برے اثرات دکتور علی بن محمد ناصر فقیہی	مترجم: محمد ابوالکلام بن محمد شمس الدین المدنی	60/-
اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟	ڈاکٹر عبدالحفیظ سموں	50/-
اصلی مسنون تراویح	ڈاکٹر عبدالحفیظ سموں	120/-

زیر طبع اُردو کتب

- صحیح بخاری کی ایک روایت اور مسئلہ وضع الیدین بعد الرکوع .... علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ
- اسلام میں عورت کا مقام .... علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ
- حقوق العباد .... علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ
- تنقید السدید .... علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ
- توحید خالص .... علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ
- رفع الاختلاف .... علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ
- قادیانی اور جھنڈائی خاندان .... علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ
- الیاس والقنوط .... علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

4408

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عذاب قبر کی حقیقت

اسلام دین فطرت ہے۔ اس کی جملہ تعلیمات کتاب وسنت میں واضح کی گئی ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں کہیں کوئی تعارض نہیں ہے۔ یہ حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ قرآن مجید کے احکام کی صحیح تفسیر وہی ہے جو زبان رسالت مآب یا آپ ﷺ کے عمل سے واضح ہوتی ہے۔

بدقسمتی سے ایک بہت ہی قلیل طبقہ ایسا ہے جسے کتاب وسنت میں مکمل ہم آہنگی دکھائی نہ دینے کے باعث، بعض اوقات عجیب وغریب قسم کے عقائد اور افکار کا اظہار کرتا ہے۔ ایسے ہی فاسد خیالات میں سے ایک **عذاب قبر کا انکار** بھی ہے۔ جسے جودھپور کے ایک کم علم اور کم سواد نے پیش کیا ہے۔

موصوف نے اس سلسلے میں اپنے انتیس اعتراضات کو پیش کیا ہے، جن کا کافی و شافی جواب شیخ العرب والعجم **علامہ السید بدیع الدین شاہ راشدی** رحمہ اللہ نے دیا ہے۔ شاہ صاحب موصوف کو حق تعالیٰ نے جن اسلامی علوم اور فنون میں بہرۂ وافر عطا فرمایا، ان میں ایک وہ اصول تطبیق ہے جو قرآنی احکام اور فرامین سنت میں فطری طور پر موجود ہے۔

اس مختصر رسالے میں صرف اعتراضات کے جواب ہی فراہم نہیں کیے گئے بلکہ اس ضمن میں بیسیوں ایسے مسائل بھی پیش کیے گئے ہیں، جن سے عقائد کی درستی اور اعمال کی صحت پیدا ہوتی ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے جہاں شاہ صاحب کی علمی وجاہت کا احساس ہوتا ہے وہاں انکے طرز استدلال کی بھی داد دینا پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے اور امت کیلئے نافع بنائے۔ آمین یا رب العالمین

ناشر:

مكتبة الدعوة السلفية

میمن کالونی، ٹنڈو میاں جی، ضلع حیدرآباد، سندھ